ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو دن وزبازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عمل الت

جلد ۶ | امرتسر ۳ شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۳۵

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون ہے ..... دس شلنگ ۶ شلنگ

عام ہے ۸ ۴

طلباء اور کرم [illegible] بشرطیکہ ۸ ۴

بغیر چندہ بھیجے وصول ہوئی اخبار جاری نہ ہوگا نمونہ نگار رجسٹر کیا روانہ کیا جائیگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونا چاہیئے۔ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے ورنہ ذمہ لینا نہ ہوگا

نوٹس

شمارہ ۳۵ / ۱۲۶

وکیل

امرتسر ۳ شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۳۵

اسلامی اتحاد ثلاثہ

اتحاد ثلاثہ کا مضمون باعتبار مناسب اعداد چاہیئے تھا کہ تین ہی پر چون سلسلہ کیلئے دیکھو اجناس ۱۹ نمبر چاہتی ہین ان مضمون سے اگر یہ مضمون چوتھی یا پانچوین پرچہ مین جا پڑا تو چندان نامونون نہین یہ ظاہر ہے کہ ہماری مراد اس چوتھی طاقت سے سوائے برٹش گورنمنٹ کے کوئی نہین۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ اگرچہ مذہب کے رو سے غیر مسلم ہے مگر بلحاظ دوجوہات چند۔ درچند۔ اس اتحاد مین شامل ہونیکی علی وجہ الکمال قابلیت رکھتی ہے اگرچہ ظاہر بینون اور تنگ نظرون کی رفع اعتراض کیلئے اگر گورنمنٹ انگریزی براہ راست شریک نہ ہو تاہم امیر کابل کو اپنی طرف سے یا بتاً اس اتحاد مین بھیجوا اور خود داخل ہو۔ قدمے اور اسکی امداد مین مصروف ہو اور یہ امداد پوشیدہ اور پردہ امداد نہ ہو بلکہ علانیہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ایسی بزرگ اور عظیم الشان طاقت کا علانیہ امداد کا وعدہ بھی کچھ کم حقیقت نہین رکھتا۔ بلکہ بہت سی فتنون کو بدون کشت خون اور خونریزی کے روکتا ہے۔ ہزارون مطلب جن کا برآنا عام طور پر بیشمار لاکھون جوانون کے خون اور لاکھون نوجکی نقل و حرکت پر موقوف ہوا کرتا ہے برٹش گورنمنٹ کے نقطہ نگاہ سے نکل آتے ہین اور اسکا ثبوت کافی طور پر ۱۸۵۷ء مین ہو چکا ہے جب اوس کی فوجین فتح و نصرت کے نشہ مین سرشار ہو رہی تھین کی طرح قسطنطنیہ کیطرف بڑھی چلی آتی تھین اور بحسب ظاہر ارادہ نہین کوئی روکنے والا نظر آتا تھا تو امیر البحر ہارنبی کی جنگی جہازات کا قسطنطنیہ کے روبرو نمودار ہونا ہی اونکی پیشقدمی مین سنگ راہ ہوا تھا۔ اور لارڈ بیکنسفیلڈ کی اس برمحل جرأت اندازی نے ہی سلطان کو دولمی تباہی سے بچایا تھا۔ ورنہ کون نہین جانتا کہ روسیون کی کیا کیا ارادے تھے اور اسلام بول کو تصرف

اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیئے وہ کہان تک ضروری سمجھتے تھے۔ اب ایسی وقت مین جب کہ صدیون کی آرزو اور تمنا پوری ہونیکو ہو اور منزل مقصود سامنے دکھائی دی اور اسکا حصول ہی یک بیک رک جانا بلکہ ہمیشہ کیلئے اوس سے دستکش ہو جانا ہمینے نہین ضرور ہے کہ اس پیرانی مداخلت کو اُنکی کچھ ایسا ہی زبردست ہمسا اور اوسکی قوت کے مقابلہ مین ہو جس مقاومت کی تاب نہ دیکھی کر اپنے دیرینہ عزم سے تائب ہوا۔ ایسی بلکہ اس سے بڑے بڑے موقعے دنیا مین آچکے ہین جنکی کیفیتون تاریخ کے صفحے بھرے پڑے ہین اور آئے دن ہوتی بھی رہتی ہین جن سب مین فقط ایک زبردست سلطنت کی چشم نمائی اتنا کام کر جاتی ہے جو ہزارون سپاہیون کا خون یا لاکھون روپیہ کا صرف نہ کر سکے۔ یہ دباغت اور چشم نمائی کی پالیسی جس سے یورپ مین طاقتین اکثر ہر موقع پر مستفید ہوتی ہین۔ اگر مسلمانون کے حق مین بھی روا دیکھی جائے اور اونکی حریف بھی اس پشت گرمی سے باخبر ہون تو یقین ہے کہ یہ آئے دن کے جھگڑے بھی طے ہون اور یہ قوم بھی منزل مراد باری کی ہمرکاب ہو کر بہت سے نجات پائے۔ یہانتک تو ہمنے اس مسئلہ کو اوس پہلو سے دیکھا ہے جو انکے لیئے مفید ہے۔ مگر ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ برٹش گورنمنٹ کا شمول نہ صرف مسلمانون کیلئے مفید ہے بلکہ خود اوسکے حق مین مفید اور ضروری ہے۔

حرمین الشریفین بھی اور اس اعتبار سے مسلمانون کی متعدد اور مقدس ہی مگر حق یون ہے کہ اسلامی طاقت اور جمہور اسلام کا مرکز جس طرح ہماری علما حضرت مکہ معظمہ ہین ویسا اور کوئی بھی نہین جس کثرت سے مسلمان ہماری گورنمنٹ کی زیر سایہ ہین اور جس افراط سے مسلمانون کی شہر اور بستیان تلمرو انگلیشیہ مین موجود ہین ویسی نہ تو گورنمنٹ عثمانیہ مین ہین اور نہ کسی اور اسلام تلمرو مین۔ پس اس اعتبار سے ہماری اغراض اس گورنمنٹ سے ایسی وابستہ ہین۔ اور علی ہذا گورنمنٹ کی فرائض اور ذمہ داریان ہمسے ایسی دست و گریبان ہین کہ کسی طرح سے اس رشتہ کا ٹوٹنا یا اس پیوند کا جدا ہونا جسکا بظاہر ناممکن معلوم ہوتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی حمیت۔ دادگستری۔ عدالت شعاری اور مسکین نوازی کبھی گوارا نہین کر سکتی کہ کروڑون مسلمان تو حقوق کی حفاظت نیکجائی مسلمانون کو جو آزادی اور امن کا پرتو اس سلطنت کے سایہ مین پڑا ہے وہ کہین اور نہ ملیگا۔ جس طرح ہماری ہادی برحق نے فخریہ فرمایا ہے کہ وفدت فی زمان الملاک العادل (اور اس حدیث مین ملک العادل سے نوشیروان مراد ہے) اوسطرح آج تیرہ سو برس بعد ہم بڑے ناز سے کہہ سکتے ہین اور اس کہنے مین کوئی خوشامد یا مبالغہ کا

اشتہار

نمبر ۲ وجہ ۲ روپیہ

ضابطہ دیوانی

بعدالت منشی مولا بخش صاحب منصف درجہ اول ضلع گجرات

دعوی ۲ دنگہ

بابو شیو ہرائن صاحب مدعی

بنام

سکن ہیلاں مدعا علیہ

دعوی برائے ۲ روپیہ

تعمیل فیصلہ نشہ

دعوی بحق مدعی مدعا علیہ

بیان علی ہذا مدعی مدعا علیہ

گواہ مدعی

گواہ مدعا علیہ

تاریخ پیشی ۲۰ دسمبر ۱۹۰۰ء

دستخط منشی صاحب

نقل حکم

مدعی حاضر مدعا علیہ حاضر ان میں

بیان علی ہذا مدعی مدعا علیہ

گواہ مدعی

گواہ مدعا علیہ

بحق مدعی ۲ روپیہ ۸ آن

یہ تو خیر تاریخی واقعات یا تاریخی رائے تھی۔ مگر مصالح ملکی متواتر اس امر کے متقاضی ہین کہ برٹش گورنمنٹ کیلیے ٹرکی اور دیگر اسلامی طاقتون کی دوستی ازبس ضرور ہے۔ پرنس لیبنات مملکت روس کا مشہور و معروف وزیر خارجیہ جو ستمبر ۱۸۹۶ء مین شہنشاہ روس کے ہمرکاب آسٹریا سے جرمنی کو جاتا ہوا ریل ہی مین مرگیا تہا۔ اپنی وصیت یا یون کہین کہ اپنے جانشینون کیلیے یہ دستور العمل چھوڑ گیا ہے جس کا خلاصہ ہم مناسب مقام سمجھ کر اپنے بیان کی تائید مین درج کرتے ہین:

"روس، جرمن اور انگلستان کو اپنا جانی دشمن سمجھتا رہے۔ یہ دونون سلطنتین اوسی وقت نقصان پہنچا سکتی ہین۔ ایشیا مین ہماری ریلوے لائین چار برس تک مکمل ہو جائیگی۔ اوس وقت ہندوستان پر حملہ کرنے مین بالکل توقف نہ کرنا چاہیئے۔ اگر روسیون کو کامیابی ہوئی تو انگلستان کے تعلقات نوآبادیون کے ساتھ ایسے پیوستہ نرہین گے۔ اور اس سے انگلستان کو سخت زوال آئیگا۔ فرانس کے ساتھ اتحاد رکھنے مین جرمنی کی دستبرد سے امان رہیگی۔

اسی وصیت مین آگے چلکر لکہا ہے۔ کہ آسٹریا اور جرمنی کے باہمی اتحاد پر مطلق اعتبار نہین۔ یہ ضرور ہے کہ آسٹریا اون علاقہ جات کی بازیابی کا دعوے کرے جو اوس سے جرمنی نے لیئے ہین۔ اور اس صورت مین اوسے فرانس کی امداد کی ضرورت پڑیگی۔ اس غرض کیلیے ٹرکی کو بھی اس اتحاد مین شامل کرنا ضرور ہے کہ وہ وقت پر آسٹریا کے خلاف جرمنی کا طرفدار نہ ہو جائے"

پرنس مذکور کی نسبت اوسکی زندگی ہی مین یہ شہرہ عام تھا کہ وہ انگریزون کا مخالف اور ترکون کا طرفدار ہے۔ چنانچہ جب آرمینیا والون کا مفسدہ ہوا اور اونمین سے بعض مفسدہ پردازی اور بیجا دراندازی کے سبب سے کیفر کردار کو پہونچے تو گلیڈسٹون اور اوسکے اعوان و انصار نے اپنی تقریرون مین یہ کہا تھا کہ سلطان ترکی نے عیسائی محض شہنشاہ جرمن اور پرنس لیبنات کی پشت گرمی سے قتل کروائے۔ ورنہ اوسکا اپنا حوصلہ کیا تہا کہ اسطرح مظلوم عیسائیون کو تیغ کرے۔ اب اس مصیبت کی فقرون سے جو اوپر درج ہوئی ہین دونون امور صاف ظاہر ہین۔ انگریز رون سے دشمنی مین تو کوئی کلام ہی نہین۔ کیسی ہی تاویلین کرو۔ لاکھ اوٹ پٹانگ پھیر کرو کوئی پہلو ہی نظر نہین آتا۔ اور پرنس نے لکہی ہے اوس سے بھی اونکی نیک نیتی ظاہر ہوتی ہے ؎

وہ علی الرغم عدو مجھ پہ کرم کرتے ہین ٭ ہی ستم لطف کی پردی مین ستم کرتے ہین۔ (باقی آئندہ)

پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ڈیرہ اسمٰعیلخان مین

بتاریخ ۴ ماہ حال منعقد ہوا۔ شرکاء جلسہ مین حضرات ذیل بھی تھے۔ شیخ فیروزالدین صاحب نائب مہتمم بندوبست ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ بخشی غضنفر علی صاحب آئی۔ ایس۔ سی۔ شیخ رحم الدین صاحب ایم۔ اے افسر خزانہ۔ منشی کریداد خانصاحب تحصیلدار محال۔ چوہدری محمد الدین صاحب تحصیلدار بندوبست۔ دیوان جگن ناتھ صاحب رئیس و جاگیردار۔ شیخ نصیرالدین صاحب۔ مسلطان مولوی عبدالستار صاحب۔ قاضی۔ آئی۔ ایچ۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی سکول ڈیرہ۔ مسٹر ٹہلرام صاحب آنریری سیکرٹری ایسوسی ایشن

فرمایا کہ وہ کل جدید آلات کشاورزی اور اعلےٰ تخم جن کی کاشت دیگر ممالک مین کامیاب اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ بڑی خوشی سے لاہور کی زراعتی نمائش مین ارسال فرمائینگے۔ چوہدری محمد الدین صاحب کی تحریک اور بخشی غضنفر علی صاحب کی تائید سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ صاحب ممدوح کی اس مہربانی کا ایسوسی ایشن ہذا کیطرف سے شکریہ ادا کیا جائے۔ بعد ازان منیجر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کی چٹھی پڑہی گئی جس مین آن ممدوح اعلام فرماتی ہین کہ جو اصحاب اس زراعتی کانفرنس اور نمائش مین شریک ہونگے بموجب فرض سے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو لاہور آئین گے وہ ہفتہ تک فی ہر ایک درجہ کا کرایہ نصف لیا جائیگا۔ مسٹر ٹہلرام کی تحریک اور شیخ فیروزالدین صاحب کی تائید سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ صاحب ممدوح کی اس عنایت کا بھی ایسوسی ایشن کیطرف سے شکریہ ادا کیا جائے پھر جلسہ نمائش کی قیامگاہ کی متعلق بحث ہوئی اور بالاتفاق یہ قرار پایا کہ جناب پریزیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی لاہور اور جناب ڈائریکٹر صاحب محکمہ زراعت پنجاب سے استدعا کی جائے کہ براہ نوازش زراعتی کانفرنس

ریویو ٹر کو جہان مشتبہ اور بے بنیاد افواہون کے لکھنے کی دہت ہے۔ اوسی کو قدم بقدم مختصر نویسی کا ایسا پرکا پڑا ہے کہ بسا اوقات خواہ طبیعت پر کتنا ہی زور کیون نہ ڈالو اصل مفہوم کسیطرح نہین کھلتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکی انجیون کو جہان کہین خبر لگ گئی (عام اس سے کہ وہ معتبر ہون یا بیتگیر خانون کی بن ترانیان) وہ اخبارون کو بھیجدیتے ہین۔ اور چونکہ تار مین اختصار پسند یکا بالطبع لحاظ مدنظر رکہنا پڑتا ہے۔ اس سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے کہ اون خبرون کا مضمون معلوم نہین ہوتا۔ اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ہی مضمون کی دو دو مین تار آئین مین دو تار سے صورت کی آئی مین جن سے فقط یہ معلوم ہوتا ہے کہ چین کے مسلمان بھی باغی ہو گئے ہین تار مین فقط بغاوت کا لفظ درج ہے۔ اور یہ کہین بھی صاف نہین لکہا کہ آیا بغاوت گورنمنٹ چین کے مقابلہ مین ہے یا دول غیر کے۔ اگر گورنمنٹ چین کے مقابلہ مین ہو تو ہمین ذرا بھی افسوس نہین۔ زمانہ جانتا ہے کہ چینی گورنمنٹ نے اپنے عروج کے زمانہ مین بیچارے مسلمانون پر کیا کیا غضب ڈہائے ہین یعقوب بیگ کا بنایا کھیل طرفۃ العین مین بگاڑ دیا۔ ہنوز چشمیش نگران ہے کہ ملکش بدست دگران ہے کا نقشہ واقعی اور صحیح مرقوم پر صادق آتا ہے۔ کاش اتنا ہی کرتے کہ اوسکی اولاد اور ملک کی جائیداد ارثون کے معمولی سلوک کی طرح کرتے تاکہ وہ آوارگی اور خانماں بادیکی مصیبتون سے امن مین رہتے۔ مگر اونہون نے تو یہ بھی نہ کیا بلکہ بیتکلف بیچارون کو ستایا کہ آج اتنے بڑے عظیم الشان بادشاہ کا نام لیوا تک دنیا مین نظر نہین آتا۔ ابھی یہ زخم مندمل نہ ہوا تھا کہ مسلمانون کو بیطرح ستانا شروع کیا۔ اور ہزارہا بے کلمہ گوئون کی گردنین محض اس علت مین کہ

انصاف کی خوبیان بھی ہین اور رجحانات زریبھی ✤ خالی نہین تحسین ہی مومن صلۂ اپنا

حکیم مومن خان جیسے مسلم الثبوت استاد کے کلام مین تصرف کرنا ہماری بساط سے باہر ہے۔ مگر کیا کرین حالات ہی کچھ ایسے واقع ہوگئے کہ کرتے ہی بن آئی۔ اور جس چیز کی نفی حکیم صاحب نے کی تھی ہمین اوسی ناچار شامل کرنا پڑا۔ ہماری ناچیز خدمتون کی قدر جس کثرت سے ہمارے معزز ناظرین نے ان دو مہینون مین کی ہو وہ ہماری امید سے بہت بڑھ کر ہے۔ اکثر عنایت فرماؤن کی تفقدنامے وقتاً فوقتاً درج اخبار ہوتے رہتے ہین اور بہت سے ابھی موجود ہین۔ کیونکہ عدم گنجائش کے باعث سب کا ایک ہی وقت مین طبع ہونا ناممکن ہی۔ مگر مثل مشہور ہے کہ اوس سے یاس نہین بجھتی۔ اوسیطرح خالی واہ واہ اور تحسین سے کام نہین چلسکتا۔ موجودہ حالات کے روسے ہم اسی پر قناعت کرتے اور اپنی خدمات کا اسیکو کافی صلہ سمجھتے۔ مگر افسوس ہی کہ جو ارادہ اپنے دلمین مصمم کرچکے ہین اور جسکا اعلان بھی ایکدفعہ دے چکے ہین کہ اخبار کو اسی قیمت پر ہفتہ مین دوبار کرین گے وہ ارادہ موجودہ حالت مین عمل پذیر نہین ہوسکتا۔ ہم کاہ فرصت نہین۔ اور اون عنایت فرماؤن کی تہ دل سے ممنون ہین جنہون نے ہماری اپیل پر دل سے توجہ فرمائی۔ اور فراخدلی سے اوسکا عملاً جواب دیا۔ یعنی خریدارون کی افزائش مین کوشش کی۔ بلکہ قریب ستر کے نئے خریدار ہم پہونچائے۔ مگر یہ تعداد ہمارے عزم کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنیکے لیے کسی طرح سے بھی کافی نہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ جسطرح ہماری دہلی اور حیدرآباد کے دوستون نے اس کار خیر مین سعی فرمائی اگر اوسی سرگرمی کے ساتھ دیگر ناظرین بھی کسیقدر کوشش فرماوین تو خریدارونکی ضروری تعداد کا ہم پہونچنا چنداں مشکل نہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے مکتہ رس احباب اس ضروری معاملہ مین زیادہ تساہل نفرمائین گے۔ اور جہانتک ممکن ہو اس مین سعی فرماکر بہت جلد ہماری بابین نئی درخواستین بھجوائینگے۔ تاکہ ہم آیندہ سال سے اخبار کو اسی آب وتاب کے ساتھ ہفتہ مین دوبار شائع کرسکین۔ حجاز ریلوی کے چندی مین اگرچہ بہ نسبت سابق کے فی الجملہ کسیقدر اضافہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ جس جلدی سے یہ رقم روز بروز بڑہتی جاتی ہی۔ اخبار وکیل کے ناظرین کو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہتی ہے۔ اور ہم بھی بہ خوبی جانتے ہین کہ ہماری مکرر کی خراشی کا یہ ثمرہ ہے کہ لوگ اس کار خیر کیطرف ایک حد تک متوجہ ہوگئے ہین۔ مگر حق یون ہی کہ ہمین جس قدر امید تھی اوسکا عشر عشیر بھی نہ نکلا۔ تین مہینے کی علی التواتر یاددہانی کی بعد اگر پانچ چھ سو روپیہ اتنی بڑے ملک مین ہوگیا تو یہ کوئی معقول رقم نہین۔ ہمنے جس زور سے اس معاملہ کو اوٹھایا تھا اور جن دلائل سے اسکی ضرورت کو ثابت کیا تھا وہ اس امر کی مستحق تہین کہ اس وقت تک ہزارون روپے اسمین جمع ہوجاتے۔ مگر ہم حوصلہ نہین ہارے ہین اپنے ملک کی عسرت اور برادران دینی کی سہل انگاری کا کافی تجربہ ہے۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہین کہ وہ ضرور اب اس کار خیر کیطرف بدل وجان متوجہ ہونگے۔ کیونکہ آثار دکھائی دیتے ہین اور لوگون کا میلان نظر آرہا ہی عجب نہین کہ اسی ہفتہ عشرہ مین ہم اس دوستانہ شکایت کی تلافی کرین۔ اور شکریہ کے ساتھ اپنے یہ الفاظ واپس لین۔ سلطان المعظم کی الائف کی نسبت ہم اسقدر لکھنا چاہتے ہین کہ اوسی عنقریب حسب وعدہ شائع کیا جاویگا خریداروں کی اگرچہ کافی تعداد ابتک بہم نہین پہونچی لیکن جس انداز سے درخواستین ہر روز موصول ہورہی ہین اوس سے نتیجہ نکالنا مشکل نہین کہ تاریخ اشاعت تک کافی ہوجائیگی ✤

آلہ آباد مین گزشتہ جمعرات کو نئی کانسل کا پہلا اجلاس ہوا۔ پہلا مسئلہ واٹر ورکس الکٹ کی ترمیم کے متعلق پیش ہوا۔ وصولی ٹیکس کے بارہ مین چند فروعی امور بیان ہوئے مثلاً جس مکان پر ٹیکس لگتا ہی اسکی جانچ کیونکر ہو؟ علی ہذا پہاڑ پر اکثر مکانات خالی پڑے رہتے ہین مگر ٹیکس پورے سال کا دینا پڑتا ہی وغیرہ۔ اس وسطی تجویز ہے کہ صاف قواعد بنائے جائین اور میونسپلٹی کو اختیار دیا جائے کہ جب سے اسکو معلوم ہوجائے کہ واٹر ورکس سے فایدہ نہین اوٹھایا گیا اس مدت کا ٹیکس معاف کردے اسکے بعد قانون حقوق کاشتکاری پیش ہوا۔ آنریبل مسٹر نے ایک بسیط تقریر فرمائی جس مین یہ ذکر تھا کہ ترمیم کیضرورت کیونکر پیدا ہوئی۔ بعد ازان آنریبل پنڈت بشمبر ناتھ نے ایک طویل سپیچ مین فرمایا کہ مجھے اس بل کی پیش ہونیسے اختلاف نہین ہی۔ میں اسکے متعلق صرف چند تجاویز کے خلاف ہون جو امید ہی کہ سلیکٹ کمیٹی مین صاف ہوجائینگی۔ پھر ہز آنر نے ایک بسیط تقریر کے دوران مین زمینداروں اور کاشتکاروں کے تعلقات کا ذکر کرکے فرمایا کہ:- ازروئے انصاف اور بلحاظ ضروریات زمانہ کے اس بل کیضرورت محسوس ہوئی ورنہ کوئی تغیر عظیم پیدا کرنا منظور نہین ہی جیسا کہ خیال کیا گیا ہے حضور ممدوح نے فرمایا کہ زمینداروں نے پندرہ سال ہی سے مستقل ارادہ کیا ہوا ہی کہ

ہماری نسبت عام رائے

ہر چند از روزگار دراز اخبار گھربار گرامی (نمبری ۲۰۷۲) برنگ گل بہ گلستان و بہ بہار بہ بوستان بدیدہ و دل جاگزین است۔ مگر از چند ہفتہ این ماہ دو ہفتہ را ہر مفحہ تر و دلکش زیادہ می بینم۔ و باین ہمہ کہ از خستہ روانی و نیجانی کہ دارم سر سخن سرائی ندارم۔ و نہ روی آن دارم کہ ناچیز پیشخیز خود را پیشکش جوہریان ژرف نگہ و ہم سنجان سخن شناس کنم۔ لیکن از سر و سامانی کہ فرا گفتم بے ساختہ بدین ہزرہ درایہا درآمدم از سر خوشی ہای دماغ ایست کہ از ان شاہد ہر ہفتہ بہ ایاغ است ✤ میترا دو چشم انچہ در آوند دل ہست ✤ مردانہ در فشم مردانگی چنیدہ ہجا۔ ریلوی را بر از فخر و بانگ دلکش سرگذشت گزشتگان گرامی منش پنہ از گوش ✤ ہوشان بر آورد۔ و خوبہای یکدلی شہریار ایران پاکدین بہ پشت پناہی چہار می ارجمند (بابکہ داد پسند) ہوشمندان را آفرین خوان خوش فرمودن و نگارش ہای بیدار مغزی و داد گستری و جہان پروری شہنشاہ باداد و دین سلطان این سلطان عبد الحمید خان غازی خوابیدگان را بیدار و بیداران را ہوشیار فرمودن ہمین نیک نہاد فرخ رخ پاک پیکر ایڈیٹر مے زیبد۔ امید از ہم کیشان گرامی گوہر آنست کہ تا دست داد بہ یاوری و خریداری این سفینہ کہ سفینہ نوح است کوتاہی نفرمایند۔ و من ہم در گرم بازاری و خریداری آن سخت کوشم ام نیک نامی بہ حسن سرانجامی و حسن سرانجامی بہ نیک نامی باد ✤ (شجاع الحق سابق تحصیلدار بھوپال از ضلع میرٹھ) ✤

مکرم بندہ زاد عنایتہ۔ ایڈیٹر سابق کی علیحدگی کی خبر جس وقت مینے اخبار مین دیکھی تھی تو مشکل اکثر خریداران اخبار کے مجھے بھی خیال ہوا تھا کہ شاید آیندہ اخبار اس خوبی سے نہ چلے جیسا کہ کئی سال سے چلا رہا تھا مگر واقعی جب سے آپنے ایڈیٹری خود شروع کی ہی اس وقت سے اب تک جو نمبر اخبار کے نکلے ہین انکو دیکھنے سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اگر توجہ ایسی ہی رہی جیسی کہ اس وقت ہی تو اخبار انشاء اللہ ترقی کریگا۔ جو لوگ پہلے نمبر دیکھکر رہ گئے ہین اور حال کے نمبر بھی انکی نظر سے گزرے ہین۔ وہ یہ ضرور اندازہ کرسکتے ہین کہ عبارت پہلے سے زیادہ زوردار ہے۔ زبان زیادہ سلیس ہوگئی ہے اور خیالات مین زیادہ آزادی اور بلندی پائی جاتی ہے۔ مین آپکو اس پر مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اپنی گرامی توجہ سے اخبار کو روز بروز ترقی دینگے

(خریدار نمبر ۱۱۔ گورگانوہ)

مخدومی و مکرمی شیخ صاحب مدظلہ العالی تسلیم بعد تعظیم کے بعد معروض رائے عالی ہو۔ الحمد للہ کہ جناب کی ذات بابرکات سے وکیل نے وہ رنگ لے رد لچسپی ظاہر کی ہے کہ سبحان اللہ۔ اللہ کرے کہ دن دونی رات چوگنی اس اسلامی پرچہ مین ترقی ہو۔ چہ خوش بودی اگر کوشش اہل اسلام سے ہفتہ مین دوبار شائع ہوتا صدق دل سے دعا کرتا ہون اللہم زد فزد۔ (از قلعہ خونگی۔ علاقہ دیر) ✤

چون قاصرست کلک زبان از مناقبت ✤ آن بہ چون دوات نہم مہر بر دہن

السلام علیکم! ہمارا یہ خیال کہ سابق ایڈیٹر کی علیحدگی سے اخبار کو اور نہین تو ترکی مضامین کی متعلق سخت نقصان پہونچیگا۔ غلط نکلا۔ بعض باتون مین تو اخبار پہلی حالت سے بھی سبقت لیگیا خداوند تعالیٰ آپکی ذات ستودہ صفات کو بدین توجہ و کامیابی قایم و دایم رکھے مین بھی مثل اکثر ناظرین اخبار کے روزانہ نہ ہو تو ہفتہ مین دوبار دیکھنے کا شایق ہون۔ مگر بلا اطمینان کامل و معقول تعداد خریداروں کے یہ روز آیا دوبار کرنے مین جلدی نہ کرین ✤ (نمبر ۱۴۸۶ - از بریلی) ✤

پہلا پرچہ جو آپ کی سرپرستی مین شایع ہوا۔ نیز بعد کے پرچون سے ظاہر ہورہا ہے کہ آپ کی ایڈیٹری نے اخبار مین ایک تازہ روح پھونک دی ہی۔ طرز تحریر۔ ترتیب اخبار۔ فصاحت و بلاغت کی نسبت کس کی قلم مین طاقت ہی کہ آپ کی بیزور مضامین کی داد دیسکے۔ (نمبر ۶۲۸ - از کراچی) ✤

✤ کاشتکار کسیطرح سے حق ذخیرہ کاری حاصل نہ کرنے پائین اور کاشتکار بجائے خود اسبات کے خواہان ہین کہ انہین کسی ڈہب سے تحکم حاصل ہو۔ گو یہان کی حالت اس درجہ خرابی تک تو نہین پہونچی ہے جیسی کہ منظوری قانون ۸۵ء سے پہلے بنگال مین تھی۔ تاہم زمینداروں اور کاشتکاروں کے تعلقا

ممالک چین سے

(وکیل کے خاص وقایع نگار کی مراسلت)

کرم معظم بندہ جناب اڈیٹر صاحب وکیل امرتسر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہندوستان میں مجھے زیادہ تر وکیل کے پڑھنے کا خیال رہتا تھا اور چونکہ اب میں دور دراز سفر میں ہوں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جسطرح ہو سکے ناظرین وکیل کی دلچسپی کیواسطے جو حالات مجھے یہاں کے باشندوں کے معلوم ہوں ارسال خدمت کرتا رہوں۔ اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو درج اخبار کر دیا کریں۔

میں جہاز سماٹرا سے ۳ ماہ حال کو اُترا اور قلعہ عدا میں قیام کیا۔ میرے اُترنے سے پہلے یہاں پر روسیہ جاپان۔ امریکن۔ اٹالین۔ آسٹرین۔ فرنچ۔ جرمن کی بحری فوج اتری ہوئی تھی۔ کنارہ دریا پر روسی فوج بہت زیادہ معلوم ہوئی اور انہی سپاہیوں کو پہلے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ روسی سپاہی جوان اور تنومند ہیں انمیں کچھ مسلمان بھی ہیں جو بعض فارسی اور پشتو آسانی سے بول سکتے ہیں۔

قلعہ عدا میں جو لب دریا واقع ہے سب طاقتوں کی جھنڈی لہرا رہی تھی اور انمیں برٹش فلیگ بھی تھا جسکو ہم برٹش رعایا ہونے کے سبب سب سے پہلے پہچان گئے۔ رسد کے سب قلعوں پر علیحدہ علیحدہ مختلف طاقتہائے یورپ امریکہ ایشیا کے علم نصب تھے اور سنتری جا بجا گشت کر رہے تھے۔ ساری سپاہی بہت ہی بشاش تھا اور اپنے اپنے فرائض خوشی سے ادا کر رہے تھے۔ ہماری فوج قلعہ عدا میں اُتری اور ہمیں جاپانی سپاہی پہلے سے ہی موجود تھے جنہوں نے برٹش افواج کے داخل ہونے سے پہلے ہی اہل قلعہ کے سب مال و اسباب پر قبضہ کر لیا تھا اور دیہات کی مظلوم رعایا پر ہاتھ صاف کر رہے تھے۔ جاپانی سپاہی ہماری سامنے رہتے ہیں اور وہ ایسے آزاد ہیں کہ شاید کوئی اور سپاہی ایسے آزاد نہ ہونگے۔ ان کے افسر سپاہیوں سے نہایت ہی عمدہ سلوک اور برادرانہ برتاؤ کرتے ہیں اور کسی قسم کی پابندی انمیں نہیں۔ سنتری اپنی اپنی باری سے خود ہی پہرہ بدل لیتے ہیں اور اسکو خوشی سے نباہتے ہیں مال غنیمت میں انکے پاس گدھے۔ گھوڑے اور گائے وغیرہ بھی ہیں۔ گدھوں اور گھوڑوں پر تو سواری کرتے ہیں اور گائے ذبح کر کے کھاتے رہتے ہیں۔ کچھ سپاہی دیہات کو لوٹنے کیواسطے بندوق کاندھے سے لٹکا کر نکل جاتے ہیں اور مفلوک الحال چینیوں سے جو کچھ دستیاب ہوتا ہے ڈراوھمکا کر لے آتے ہیں اور طرہ یہ کہ چینیوں کو ہی بیگاری پکڑ لاتے ہیں اور ساری کام کاج انہی سے کراتے ہیں۔ یہ بیچاری چینی جو پانی کا پانی بھرتے ہیں اور اسکے عوض میں ظلم و جور انعام پاتے ہیں۔ اللھم احفظ

قلعوں کے گرد جسقدر بستیاں ہیں ان کے باشندے روسیوں۔ جاپانیوں اور فرنچ کے ظلم سے تقریباً تمام برباد ہو گئے ہیں اور یقین نہیں کہ وہ ایک صدی تک پھر پہلی سی حالت میں ہو سکیں چینی جسوقت کسی سپاہی کی کہیں شکل دیکھ لیتا ہے وہ فوراً سپاہی کے پاؤں پر گر پڑتا ہے اسپر بھی اس مظلوم کو خوب پیٹا جاتا ہے اور اسکی کوئی داد رسی نہیں ہوتی اور سُننے کون اندھا راجہ بیداد نگری کا مضمون ہے۔

جنرل ریڈ صاحب بہادر نے جو برٹش افواج کے سپہ سالار ہیں انگریزی افواج میں حکم دیدیا ہے کہ کوئی شخص کسی چینی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔ سبزی تک سپاہی خرید کر کھاتے ہیں اور میرے خیال میں حفظ امن کیواسطے صفحہ تاریخ چین میں اس موقعہ پر یہ پہلی مثال ہے اور نہایت ہی قابل قدر ہے۔

شان ہیکی وان ایک معمولی قصبہ ہے جس کے گرد نہایت مضبوط فصیل بنی ہوئی ہے اور ہر تو پیں نصب ہیں یہاں سے دیوار کلاں چین شروع ہوتی ہے اور پہاڑیوں پر سے گذرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے جا بجا اسپر مورچے اور قلعے ہیں اور بہت ہی مضبوط بنی ہوئی ہے گو اسکی کبھی مرمت نہیں ہوئی لیکن ویسی ہی مضبوط ہے انقلاب زمانہ کا اثر اسپر بہت کم پڑا ہے قصبہ سمندر سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر دامن کوہ میں واقع ہے صفائی کا یہاں کوئی نام بھی نہیں جا بجا بازار و گلیوں میں فرش کی بجائے گڑھے پڑے ہوئے ہیں تاہم طرز بہت عمدہ ہے آمنے سامنے دروازے ہیں اور درمیان میں چوک ہے لوگ ممتول معلوم ہوتے ہیں لیکن اس آفت ناگہانی سے کچھ پژمردہ سے ہو گئے ہیں۔ شہر کے ہر ایک دروازہ پر ہر ایک طاقت کا پہرہ ہے اور اس وقت تک لوٹ سے بچا ہوا ہے اور یقین ہے کہ اس قصبہ پر غارتگری کا اثر نہیں پڑیگا۔

مجھے چینی مسلمانوں کو دیکھنے کا شوق تھا اسلئے ریلوے سٹیشن سے گذر کر قصبہ کا رخ کیا حسن اتفاق سے ایک شخص عین شہر کے دروازہ پر ملا جو ہماری صورت دیکھکر بہت ہی خوش معلوم ہوا۔ اور ہم سے چینی زبان میں دریافت کیا کہ "کیا آپ مسلمان ہیں"؟ ہم صرف لفظ مسلمان سمجھ سکے اور اثبات میں جواب دیا اور وہ ہمیں فصیل کیطرف ساتھ لے چلا۔ چونکہ چینی زبان سے ہم محض ناآشنا تھے اور یہ بھی کھٹکا تھا کہ کہیں خطرہ میں پھنس جائیں لیکن لفظ اسلام پر اعتبار کر کے ہم اسکے ساتھ ہو لیے اور تھوڑی دیر کے بعد وہی مسلمان ہمیں مسجد میں لیگیا۔ مسجد شہر سے باہر ہے اور مسجد کے دروازہ پر کچھ آدمی کھڑے ہوئے تھے ہمیں دیکھتے ہی السلام علیکم کہنے لگے ہم السلام علیکم کو بھی اچھی طرح نہ سمجھ سکے کیونکہ چینی زبان کا تلفظ ذرا مشکل ہے لیکن ہمیں وہ لوگ نہایت ہی محبت سے ملے اور ہاتھوں پر مسجد میں لیگئے حجرہ مسجد نہایت صاف و ستھرا نشستگاہ ہے۔ ہماری تواضع کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا اور وہ لوگ کچھ ایسے خوش ہوئے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ ہمیں بھی ساری سفر میں ایسی خوشی نہیں ہوئی تھی جیسی اس روز ہوئی امام صاحب جنکا نام ابراہیم ہے ہمارے ترجمان تھے جو عربی فارسی جانتے ہیں جیسا میں پہلے بیان کر چکا ہوں تلفظ سمجھ میں نہیں آتا تھا اسواسطے اکثر بات چیت ہوتی تھی ہمیں وہیں شب باش ہونیکے واسطے کہا گیا لیکن ہم بمنت و سماجت وہاں سے کمپ واپس آئے شہر کے دروازہ تک ہمارے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا کہ ملنا دشوار تھا اور ہماری جدائی گویا انکو بہت شاق تھی دو تین روز کے وعدہ پر ہم مسلمانوں سے وداع ہوئے۔ اگلے دن عید کے چاند کیطرح ہمارا انتظار ہو رہا تھا کہ ہم مسجد میں گئے اور وہ ہمکو نہایت ہی تپاک سے ملے اور ہماری حالات دریافت کیئے۔ گو ارادہ جلدی واپسی کا تھا لیکن سارا دن وہیں گذر گیا اور نہایت ہی خوشی سے گذرا۔

الحمد للہ یہاں کے مسلمان کلہم تاجر ہیں اور آسودہ ہیں سلطنت کیطرف سے بھی انہیں کوئی شکایت نہیں جو شکوہ ہے وہ صرف کسی مسلمان سرپرست کا ہے اور اسکی خصوصاً ایسے فساد کے موقعہ پر اشد ضرورت ہے جاپانی ایسے سینہ زور ہیں کہ مسجد کو بھی لوٹنے سے نہیں چوکے۔ جس اتفاق سے دن کا وقت تھا اور برٹش لوگ مسجد پر لگ چکا تھا جو خانہ خدا ہے گیا در نہ خیر نہ تھی۔ اس چھوٹے سے قصبہ میں چار سو گھر مسلمانوں کے ہیں اور دو مسجدیں جو اچھی آباد ہیں فالحمد علی ذالک۔

مسلمانوں میں برعکس ہندوستان کے خلق و محبت ہے اور لفظ اسلام ایسے ہی لوگوں کے واسطے موزوں معلوم ہوتا ہے۔

افسوس ہے کہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتیں تو مشرق الاقصےٰ تک اپنے اپنے علم گاڑ رہی ہیں اور ساری مسلمانوں کے سردار یعنی خلیفۃ المسلمین کا یہاں ایک سفیر تک موجود نہیں جو ایسی حالت میں مسلمانوں کے ضروری حقوق کی نگہداشت کر سکے اسلام کا دور دورہ تو صرف عنایت ایزدی سے یہاں تک ہوا ہے الہ کریم وہ وقت بھی لاوے کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین کی توجہ اس طرف مبذول ہو۔ باقی آئندہ۔

نظم از نتیجہ طبع جناب حافظ سید فضل حق صاحب آزاد رئیس پٹنہ بانکی پور

(جو ندوۃ العلماء کے ساتویں سالانہ جلسہ میں بمقام پٹنہ پڑھی گئی)

ان آنکھوں سے جہاں تک محفلیں ہیں پیر و جواں دیکھی
یہ رونق یہ سماں یہ شان یہ شوکت کہاں دیکھی

نہ دیکھا گلشن فردوس کانوں سے سُنا تو ہے
نہ دیکھی بزم جمشیدی تو اُسکی داستاں دیکھی

رسائی ہو نہ ہو شکل مسیحا چرخ چارم پر
زمیں پر سے تو ہم نے محفل ہفت آسماں دیکھی

نہ دیکھی بارگاہ قیصری دربار دیکھے ہیں
نہ دیکھے قصر جنت منزل جنت نشاں دیکھی

ہزاروں جگمگاتے دیکھے ہزاروں صحبتیں دیکھیں
کہاں دیکھی یہ محویت جو آج اکثر یہاں دیکھی

نظارہ شوکت اسلام کا ہے قلب روشن ہیں
اسی کی روشنی اب بھی یہاں دیکھی وہاں دیکھی

جہاں دیکھو اسی کا پڑھ رہا ہے ورد اک جہان کلمہ
اسی پر متفق سب کلمہ گویوں کی زباں دیکھی

بشارت ہو تجھے اے میہمان اے ندوۃ العلما
تجھے دیکھا تو ہم سمجھے بہار جاوداں دیکھی

کہاں پائیں وہ اگلی برکتیں وہ شان اسلامی
تجھی کو دیکھکر وہ شان اگر دیکھی تو ہاں دیکھی

ان آنکھوں سے نہ دیکھیں وہ بہاریں دور اول کی
غنیمت ہے بہار جانفزا اسکی خزاں دیکھی

نشان کاروان رفتہ ہیں دل کے اُجالے ہیں
غنیمت ہے کہ سب اللہ والے ہیں

اشارے ہیں یہی اس بزم روشن کے جدھر دیکھو
چمکتے ہیں زمین پر اختر و شمس و قمر دیکھو

نظارہ کہہ رہا ہے دیکھنے ہی کی یہ شکلیں ہیں
سماں کہتا ہے مجلس کا ادھر دیکھو اگر دیکھو

نگاہیں لوٹ ہیں ایسی کہ دیکھا کیجئے عالم
یہ آنکھیں محو ہیں۔ ایسے تماشے عمر بھر دیکھو

نکل آئیں نہ باہر پتلیاں مشتاق آنکھوں سے
غضب ہے دیکھنے والو نہ اتنا ٹوٹ کر دیکھو

زمانہ جس ہے روشن چشم بد دور اسے نظر سے
فروغ رونق اسلام ہے ہر سو جدھر دیکھو

وحید عصر و یکتائے زماں ہے فرد فرد اس کا — جسے دیکھو اُسے گنجینہ فضل و ہنر دیکھو
جنید و شبلی و عطار دیکھو یہ وہ مجمع ہے — جو سالک ہو تو اس حلقے میں آجاؤ خضر دیکھو
خدا کی شان آتی ہے نظر از صدر تا پائیں — عیاں ہے جلوۂ انوار رحمت سر بسر دیکھو
نہ دیکھو جس نظر سے دیکھتے ہیں عامی و اعمیٰ — انہیں کس آنکھ سے دیکھتے ہیں اہل نظر دیکھو
انہیں دیکھا تو اب کیا دیکھتے ہیں لعل و گوہر کو — یہ زحمت۔ یہ ارادت۔ یہ مسافت۔ یہ سفر دیکھو

یہاں جو صورتیں نضل خدا سے زیب محفل ہیں
جو ہاتھ آئیں تو حق یہ ہے قدم لینے کے قابل ہیں

دھلاؤ ہاتھ ان کے آبِ زر سے آبِ گوہر سے — عبادت ہے بجالاؤ یہ خدمت آنکھوں سے سر سے
حقوق میہمانِ قوم ہیں واجب ادا کرنا — کرو ہمت تو چیونٹی بھر دی منہ لشکر کا لشکر سے
یقین ہو گرم ہو جائے ابھی اک مطبخ شاہی — اک اک چٹکی نکلوائیں اگر ہم آپ گھر گھر سے
کھڑی کر دی عمارت اک سوا اک بل ملکے انٹوں نے — پہاڑ اونچے سوا اونچے ہو گئے ایک ایک پتھر سے
گلے دانے ہی دانے سے یہاں انبار خرمن ہیں — بھرے قطرے ہی قطرے سے آبدان دریائے خضر سے
گرہ اک ہاتھ سو کھلتے سفر اک پاؤں سو ہوتے — کہاں دیکھا ہے کہو پوچھ لو اصغر سے اکبر سے
نہ جنبش ہوں ہم دو انگلیاں تنکا نہیں اٹھتا — جو دو دل ہوں ہم پھر کم نہیں ہیں ایک لشکر سے
چلا ہے ایک کب دس کے سر کا بار دنیا میں — اڑا ہے طائر سر در ہوا کب ایک شہپر سے
گدا ہیں یا تونگر خیر جو کچھ ہم سلیماں ہیں — ہمیں سے کام ہے ہم کو گدا سے نہ تونگر سے
خدا لگتی یہ ہے ہم تم جو ہمت باندھ کر اٹھیں — جہاں خاک اڑ رہی ہے کل اگی کھیتی ہیں بن بر سے

بجا گفتم ہمانا اتفاق قوم جان دارد
نمی بینید ہر قومیکہ جان دار و جہاں دارد

ستم ہے روز روشن کا شب دیجور ہو جانا — چمکنا کفر کا اسلام کا کافور ہو جانا
تفلسف کا بھڑکنا زور پر آنا تدہر کا — دلوں کا رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جانا
اڑانا دھجیاں اسلام کی اگلے بزرگوں کی — اسی کا شغل ہو جانا یہی دستور ہو جانا
نہ آنا علم دین کا نام احیاناً زبانوں پر — مسلماں ہو کے اتنا غافل و مغرور ہو جانا
خبر لینا نہ دینی علم کی اغراض دینی کی — دو روزہ نشۂ دولت سے اتنا چور ہو جانا
وہ امت تھا لقب اقوام میں خیر الامم جس کا — ہر ایک ملت میں اس کا مردہ دل مشہور ہو جانا
بڑی آفت یہ ہے اصلاح کی صورت جو نکلے بھی — تو اس کا پہلے ہے کار اہم منظور ہو جانا
زمانہ چاہیے تلقین کو تسکین خاطر کو — پھر اس پر طرفہ تر یاروں کا ہی معذور ہو جانا
صدا بتری بجھ میں قوم کی اب تک نہیں آئی — نہیں تو کچھ نہ تھا ندوہ ترا معمور ہو جانا
سراپا نور ہو جانا ہے آنا ترے جلسے میں — غنیمت ہم سمجھتے ہیں ترا اندکور ہو جانا

خدا توفیق دے صدق و صفا کی راہ پر آئیں
ہوا ایسی بندھے بگڑی ہوئی سب کام بن جائیں

خدا کا قہر سمجھو عالموں کا بے نشان ہونا — خدا کا کافر ہو جانا
نہیں ہیں عالمانِ علم دیں جس قوم میں باقی — قیامت ہے فقیہوں کی مذلت بر خلاف اسکے
نہ دیکھی جائیگی یہ کس سے اہل عرفان کی — تباہی ملک کی ہے نامرادی اہل جوہر کی
اگر چاہو تو ہم سے لعل اور موتی اگلوا لو — یہ آزادی نہیں ہے اسکو تو کہتے ہیں گمراہی
جہان میں خودسری کی اس طرح جسنے بنا ڈالی — کہ انکی بے نشانی دین کا ہے رائگاں ہونا
تو یوں ہونا ہے اسکا۔ کشتی بے بادبان ہونا — سفیہوں کا سمندر تر کی زیر ران ہونا
یہ سرکش طبع نادانوں کا سر بر آسمان ہونا — بلا ہے پنجلوں کا صاحب تاب و توان ہونا
مگر ہے شرط اسکے واسطے کچھ قدردان ہونا — طبیعت جس طرف جائے اسی جانب بوان ہونا
تو خود اس قوم نے ٹھہرا لیا بے خان و مان ہونا

یہی عالم رہا بے اعتنائی کا تو آئندہ — اسی اسلام کا تم دیکھ لینا چیستان ہونا
یہ اچھا ہے کہ جو الزام ہوں دینی مسائل پر — جواب انکے تو دیں اتنی نہ یارائی زبان ہونا

مسلمانی حمق ہو فلسفہ میں طرح چھا جائے
خدا وہ دن نہ دکھلائے خدا وہ دن نہ دکھلائے

خدا کے فضل سے اب تک ہے باصدق و صفا پٹنہ — گیا گر راہ میں پھر ہے بامروت باوفا پٹنہ
یہاں بھی ہو گئے کیا کیا تماشے بخت و دولت کے — وہ عالم کس نے دیکھا کیا کہیں را کیا ہے تھا پٹنہ
جہاں اک وقت میں دارالامان تھے لکھنؤ دہلی — وہاں تھا بعد ان دونوں کے یہ اک تیسرا پٹنہ
رہا ہے آج تک ثابت قدم رفق و مدارا میں — سر نیچر ہے اب مہمان نوازی میں مرا پٹنہ
ادھر سے یا ادھر سے جو گیا آیا یہاں ٹھہرا — عجب کہتا ہے شانِ دلبری یہ دلربا پٹنہ
کہاں ندوہ کہاں پٹنہ یہ جذب باہمی دیکھو — چلے آئے۔ اٹھا لایا۔ خوشا ندوہ۔ خوشا پٹنہ
نشاط افزا ہے کیا یہ میزبانی اور مہمانی — مگر اب دیکھئے اس کیلئے کرتا ہے کیا پٹنہ
جو چاہے چار ندوہ ونکی خیر اے شرط ہمت ہے — تکلف برطرف۔ ہے ایک ہمت آنا پٹنہ
درم سے یا قدم سے یا قلم سے جسطرح ہوگا — اعانت ٹھان لی ہے آپ نے رکتا ہو بھلا پٹنہ
وہ ہمدردی دکھائی میزبان اخوان دینی کے — صدا ہر چار جانب سے اٹھے اے مرحبا پٹنہ
جو کچھ ہوگا اسے دیکھینگے آکے دیکھنے والے — ابھی تک تو یہ ہے نام خداوندہ ہے یا پٹنہ

قدم ہے اس مکاں میں عالمان علم مصحف کا
مکاں کیونکر نہ ہو جنت نشان محبوب اشرف کا

وہ دیکھو کھل گئے رحمت کے در وہ برکتیں آئیں — گلے ملنے مسلمانوں سے حق کی رحمتیں آئیں
کنول دل کے کھلے گل سے شگفتہ ہو گئے عارض — فرخ احباب پر وہ رنگ اڑاتی فرحتیں آئیں
دلوں میں بہر استقبال دینی ولولے آئے — کمر باندھے پئے مہمان نوازی ہمتیں آئیں
وہ سن لو آگیا ندوہ وہ دیکھو آگیا ندوہ — کہ جیکے ساتھ ساتھ اسلام کی سو شوکتیں آئیں
خوشی پھیلی ہوئی ہے شہر میں وہ عید آئی ہے — کہ گھر گھر آگیا اقبال گھر گھر دولتیں آئیں
وہ شان اہتمام وہ جوش و وہ خلوص و نیت — کہ خود مہمان کو انکی نیکیوں پر حسرتیں آئیں
عرق افشانیاں کہتی ہیں نورانی جبینوں کی — حمیت کو حیا مہر و وفا کو غیرتیں آئیں
قرینہ کچھ نہ تھا اس سال بھی ندوہ یہاں ہوگا — یکایک خیر کرنے کی دلوں میں نیتیں آئیں
عظیم آباد میں اے دوستو ندوہ نہیں آیا — خدارا اوج پر اسلامیوں کی قسمتیں آئیں
نظر ڈالی جو چشم دوربیں نے کامیابی پر — تو آگے ہاتھ باندھے صف بہ صف سو صورتیں آئیں

اگر سچ ہے کہ پھلتی پھولتی ہے دہر میں نیکی
تو ہر سو دیکھنا پھیلی ہوئی شاخیں ہیں نیکی کی

مگر آسان نہیں ہے بوند پانی کا گہر ہونا — نہیں ہے سہل دانے کا نہال بار ور ہونا
موافق ہو زمین۔ اچھی جنم۔ کافی نگہبانی — کوئی دن چاہتا ہے پھر بھی پودے کا شجر ہونا
دو ہفتے چاہئے ہیں اسکو بھی ورنہ بغیر اسکے — ہلال آسمان کو بھی نہیں ملتا قمر ہونا
مہینوں کی خبر جیتک نہ لی زہدان مادر میں — نہ آیا مضغۂ انساں کو مطلق جانور ہونا
جہاں ہے کام قرنوں کا وہاں برسوں کی کیا پرسش — حقیقت ہے کہ ہے مہلت طلب صاحب نظر ہونا
پتا چلتا ہے اس مضمون کا سال نبوت سے — موقت کیوں ہوا چالیس میں پیغامبر ہونا
خلاف نظم فطرت ہے کسی شہ زور پودے کا — ابھی اگنا زمین سے اور ابھی پھل پھول پر ہونا
ہتیلی پر کوئی سرسوں جمائی میں نہیں کہتا — یہ خدمت قوم کی ہے چاہئے ہے سب کے بس ہونا
زمانہ چاہیے ہے قوم کو اسکی خبر ہوتے — ابھی تو جا بجا لازم ہے اس کو مشتہر ہونا
دوا سوچی تو اچھی مصلحان قوم نے لیکن — خدائے پاک کی جانب سے ہے اس میں اثر ہونا

جہالت چھا گئی ہے شوق علم آتے ہی آئیگا
مرض ٹھیرا ہے مرمن دے تو اب جاتی ہی جائیگا

تقریر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بہیکن پور جو انہوں نے
ندوۃ العلماء کے ساتویں سالانہ جلسہ میں بہ مقام پٹنہ پڑھی

ندوۃ العلماء اور اُسکی ضرورت

آتش بدوست خویش درخرمن خویش — چوں خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش

کس دشمن من نیست ہمہ دشمن خویش — اے وائے بدو دست من و دامن خویش

آج سے دس گیارہ برس پیشتر کا ذکر ہے کہ شہر کانپور میں مدرسہ فیض عام کا جلسہ دستار بندی حافظ الٰہی بخش صاحب مرحوم رئیس کانپور کے اہتمام سے (خدا انکو بخشے) نہایت دھوم دھام سے ہوتا تھا۔ غالباً یہ جلسہ مذکور کی خصوصیت تھی کہ مختلف مشرب اور مذاق کے نامور علماء اُسمیں شریک ہوتے تھے۔ حنفی بھی اہل حدیث بھی اور ادیب و فلسفی بھی۔ بہت سے حضرات انمیں ایسے تھے جو خیالات کی عمدگی اور رائے کی خوبی کے لحاظ سے طبقہ علماء میں ممتاز مانے گئے ہیں خوبی یہ تھی کہ یہ بزرگ باوجود خیالات کے اختلاف کے آپسمیں محبت و اخلاص سے ملتے تھے جو حصہ اُنکے خیالات کا مشترک تھا اُسکا اثر اختلافی حصہ کی تاثیر کو باہمی برتاؤ میں مغلوب کر لیتا تھا۔ دو ایک جلسوں کے بعد بعض دماغوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے عمدہ مجمع کا سال بسال جمع ہونا اور چند منتہی طلباء کے سر پر عمامے باندھکر متفرق ہو جانا قدر شناسی کے خلاف ہے اس سے زیادہ قدردانی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ایکسال علماء کی ایک مستقل مجلس قائم کرنیکا چرچا رہا۔ ارکان وغیرہ کے نام بھی لکھے گئے۔ مگر وہ چرچا اس جلسہ کے ساتھ گیا۔ دوسرے برس پھر جلسہ دستار بندی مقرر ہوا۔ اسمرتبہ مجلس مذکور کے قائم کرنیکی زیادہ اولوالعزمی و وسعت نظر کیساتھ تیاری کیگئی۔ تمام اسلامی دنیا کے قائم مقاموں کو دعوت دیگئی کہ تشریف لائیں اور اپنے پیارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی امت کے حال زار پر غور کریں۔ علاج سوچیں اور معالجہ کریں۔ وہ صدا اگرچہ (جسمانی لحاظ سے) بعض نہایت کمزور دلوں سے نکلی تھی مگر روحانی اثر اور برکت سے بہت قوی اور پُر تاثیر تھی۔ ہندوستان کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک گونج گئی۔ اور جسکے کان میں گئی دلپر جا کر ٹھہری ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں نے باستثناء قلیل اُسکو مسلمانوں کے حقیقی غیبی بشارت سمجھا۔ شوال ۱۳۱۱ھ ہجری میں مجمع کانپور میں ہوا اور اُسی وسعت سے ہوا جو مذہب اسلام میں ہے۔ ہر مذہب و مشرب کے چیدہ اور برگزیدہ علماء و مشائخ شریک جلسہ تھے۔ اور یہی نہ تھا کہ معتدل خیالات ہی جمع ہوئے ہوں نہایت پرجوش خیال کے علماء بھی تشریف فرما تھے۔ یہ بزرگ اسلئے نہیں تشریف لائے تھے کہ اہلحدیث غیر مقلدیت کو۔ حنفی حنفیت کو۔ صوفی صوفیت کو اور شیعہ تشیع کو پیش کریں۔ اور یہ سب اجزاء ملائے جائیں اور اُنسے ایک معجون مرکب تیار ہو۔ اور اس معجون کا ایک ایک مرتبان یہ حضرات لیکر اپنے اپنے وطن کو واپس جائیں۔ خود کھائیں اور اپنے پیروؤں کو کھلائیں۔ اور اسطرح کتاب بلل و نحل میں ایک نیا باب اضافہ ہو۔ جن بزرگوں نے اُس جلسہ کو بنظر بصیرت دیکھا ہے۔ اُن کو یاد ہوگا کہ ہر فرقہ کے علماء کو اپنے عقیدہ اور مذہب کا کس وجہ پاس و لحاظ تھا جس سے سخت حیرت ہوتی تھی کہ خداوندا یہ متضاد عناصر کیونکر فراہم ہو گئے ہیں۔ اور ہر دم یہ کھٹکا ہوتا تھا کہ کہیں مجمع متفرق نہ ہو جائے۔ باوجود اس اختلاف کے اُس مقصد میں سب متفق الرائے تھے۔ جسکے لئے طلب کئے گئے تھے چنانچہ جو تقریریں مختلف علماء نے اس جلسہ میں کیں وہ اس بیان کی شاہد ہیں۔ اس جلسہ نے اپنے مقاصد حسب ذیل قرار دئے تھے۔ اصلاح نصاب تعلیم عربی۔ رفع نزاع باہمی۔ سیاسی امور میں دخل نہ دینا۔ ناظم ندوۃ العلماء سال مذکور کی روئداد میں فرماتے ہیں "اگرچہ اس زمانہ میں پہلے زمانوں کی طرح۔ محلوں میں۔ مسجد دں میں۔ رئیسوں کی ڈیوڑھیوں پر مکتب نہیں ہے۔ مگر اُسکی جگہ دیندار دں کی جمعیت اسلامی نے جابجا مدارس اسلامیہ کثرت سے جاری کر دئے ہیں۔ اکثر شہروں بلکہ قریوں میں دو دو تین تین مدرسے ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ یہ اُن دیندار دں کی سعی و کوشش قابل تعریف ہے کہ اُنکی وجہ سے اسلام کا نام باقی رکھنے والے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ مگر جب اُن طلباء کو دیکھا جاتا ہے جو ان مدارس میں تعلیم پاتے ہیں یا فارغ التحصیل ہو کر یہاں سے نکلتے ہیں تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے اور جس کے دل میں اسلام کا درد ہے وہ تو بیچین ہو جاتا ہے" شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے فرمایا "تعلیم کی ایسی تعمیم کرنی چاہیئے کہ وقت کم صرف ہو اور ضروری علوم جلد آجائیں۔ میرے نزدیک جن کتابوں سے مسائل کا استحضار اور تحقیق ہوتی ہو اُنہی سے قوت مطالعہ بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ ذی مدرس اور طالب علم کی توجہ درکار ہے۔ وقت کو دو حصوں پر تقسیم کرنیکی حاجت نہیں۔ دوسرا نقصان اس تعلیم میں یہ ہے کہ زبان سیکھنے کی جو کتابیں ہیں وہ بہت ہی کم رکھی گئی ہیں۔ تیسرا نقص ہے کہ اسمیں کتاب اللہ کے سمجھنے اور اُسکے نکات اور دقائق کا لحاظ کم کیا گیا ہے۔ چوتھا اس تعلیم میں ایسی کوئی کتاب نہیں رکھی گئی جسمیں تہذیب نفس کے قواعد بیان کئے گئے ہوں۔ امراض نفسانیہ و قلبیہ سے بحث کی ہو۔ اور اسکے علاجوں کا بیان ہو حال آنکہ اسکی تعلیم نہایت ضروریات دین میں سے ہے۔ پانچواں سابق کا علم کلام جو فلاسفہ اور معتزلہ کی رد سے مملو ہے اب وہ معتزلہ نہ رہے نہ وہ فلاسفہ اُنکے خیال بدل گئے۔ مگر اب علم کلام میں ابطال فلاسفہ حال اور رد نصاریٰ کے داخل کرنیکی ضرورت ہے۔ گو بحیثیت اصول کے جواب اُنسے حاصل ہوتا ہو۔ چھٹا ایسی کوئی کتاب اس تعلیم میں نہیں رکھی گئی۔ جس سے احکام دین کے اسرار اور اُنکی خوبیاں معلوم ہوں حال آنکہ زمان حال کے موافق اسکی بڑی ضرورت ہے۔ ان نقائص کے سوا یہ نقص بھی بیان کیا گیا کہ تاریخی مواد مروجہ نصاب میں بمنزلہ نہ ہونیکے ہے۔ ندوۃ العلماء نے اپنی رائے صرف علوم قدیمہ تک محدود نہیں رکھی۔ بلکہ علوم جدیدہ کی ضرورت کو بھی تسلیم فرمایا۔ چنانچہ مولوی عبدالحق صاحب دہلوی نے فرمایا "بہت سے ترقی خواہان اسلام کا خیال ہو رہا ہے کہ علوم جدیدہ جو نئی قوم کی حشمت و شوکت کا باعث ہو رہے ہیں پڑھنے چاہئیں۔ میں کہتا ہوں ضرور پڑھنے چاہئیں مذہب اسلام مانع نہیں"۔ ناظم صاحب سنہ مذکور کی روئداد میں فرماتے ہیں "اصلاح طریقہ تعلیم کا مطلب یہ نہ خیال کیا جاوے کہ اس انجمن کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ موجودہ کتب درسیہ میں بیشی و کمی یا ردوبدل کر دیا جائے۔ نہیں۔ بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی مدنظر ہے کہ کیا طرز تعلیم اختیار کیا جائے۔ اور کونسے اسباب مہیا کئے جائیں جن سے ہمارے مدارس کے منتہی طلباء کو قابلیت تامہ اور مذاق صحیح حاصل ہو اور تحقیقات علمیہ کا شوق اور کمال حاصل کرنیکا حوصلہ پیدا ہو اور مخالفین دین کے مقابلہ میں بند نہ ہوں۔ بلکہ شائستہ اسلوب سے جواب دے سکیں۔ مبتدی طلباء بقدر اپنی استعداد کے امور دین سے بخوبی واقف ہو کر ان علوم سے بے بہرہ نہ رہیں جو کہ معاش کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ غرضکہ جس تبدیلی طالب علم مدرسہ سے باہر نکلے وہ بقدر اپنی حالت کے ضروریات دین و دنیا سے بہرہ ور نکلیں۔ دوسرا مقصد یعنی رفع نزاع باہمی کی تشریح میں شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے فرمایا۔ تیسرا مقصد اس جلسہ کا آپس کی لاطائل نزاع اور جھگڑوں کا رفع کرنا اور آپسمیں اتفاق کا پیدا کرنا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ آپسمیں ذرا ذرا سے جزوی مسائل میں کس قدر نزاع روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ۔ یہ وہی مسائل ہیں کہ صحابہ کے وقت سے ابتک مسلمانوں میں متنازعہ فیہ رہے۔ مگر جیسا کہ اس زمانہ میں تعصب اور نفسانیت کا زور ہے کبھی نہ تھا۔ محض ان اختلافات کی وجہ سے کوئی کسی کو کافر بناتا ہے کوئی کسی کو فاسق کوئی کسی کو مشرک کوئی کسیکو بدعتی کہتا ہے۔ حالانکہ انصافاً دیکھا جائے تو ان مسائل جزئیہ کے اختلاف سے نہ کوئی کافر بن سکتا ہے نہ مشرک۔ کیسا ہی مختلف رہے مگر اسلام کی چار دیواری سے باہر نہ ہوگا

ایک دیہاتی لوہار نے اپنی چھوٹی لڑکی کی جان بچائی

تقبہ گراہم ول سوالیون تو نیو یارک کا مشہور دیہاتی لوہار یوں بیان کرتا ہے کہ ہمارا چھوٹا لڑکا جسکی عمر پانچسال کی تھی ہمیشہ مرض سوکھنے میں مبتلا رہتا تھا اور بعض وقت تو مرض کا یہ زور ہوتا کہ ہمیں خطرہ ہوتا کہ یہ مر جائیگا۔ ہمنے ڈاکٹر سے مشورہ کیا اور بہت سی دوائیں استعمال کیں مگر اسمیں کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ہمارا کل انحصار چیمبرلین کی کف ریمیڈی پر ہے

Chamberlain's Cough Remedy

معلوم ہوتا ہے کہ اس سے غلیظ بلغم تحلیل ہو جاتی ہے اور جب کروپ کے آثار ظاہر ہوتے ہیں تو ہمنے دیکھا ہے کہ متواتر خوراکیں دینے سے قبل اسکے کہ ہیضہ مرض جانگیر ہو صحت ہو جاتی ہے یہ دوا دینے میں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اسمیں افیون یا کوئی مضر صحت دوا نہیں اور جس اعتبار سے کسی جوانکو دیجا سکتی ہے اسیقدر بہ آسانی سے بچہ کو بھی پلا سکتے ہیں یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ

دمہ کا اکسیر علاج

یہ دوا حلق سے اترتے ہی اپنا جوہر دکھلاتی ہے اور مریض کو اسیوقت سے مرض میں افاقہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ سانس کا پھولنا۔ متلی آنا۔ کھانسی کھانستے مرتل و جگر اور پسلی میں درد پیدا ہونا۔ سینہ جکڑ جانا۔ کھانسی کیوجہ سے ہو جانا ہضمیت میں فتور پیدا ہونا وغیرہ عوارضات جو دمہ کیوجہ سے لاحق ہو جاتے ہیں اس دوا کے استعمال سے بفضل خدا یکہی ہفتہ میں دور ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس جسمیں دو بوتلیں ہیں پوری ۱۵ یوم کو کافی ہوتی ہیں للہ (چار روپیہ دو آنہ) نوٹ پارسل وزنی ہوتا ہے لہذا خریدار کو اپنے یہاں کے ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھنا چاہیئے تاکہ محصول میں کفایت ہو

شاہی خضاب

یہ لاجواب خضاب عرقاً کی صورت میں ہے جو برش سے لگایا جاتا ہے جس سے بال بالکل سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس جس کے ہمراہ برش اور پیالیاں بھی ہیں عہ بکس کلاں

المشتہر نذیر احمد ولد منشی عبدالصمد۔ بمبئی فارس روڈ۔ پوسٹ بھائیکلہ۔

ہان آپس کی جھگڑون سے یہ خرابی البتہ پیدا ہوگئی ہے کہ مخالفین جو اس چاردیواری کے باہر مین گھ باری کرسکتے ٹھے انکی فکر مین ہین اون سے یہ غافل ہوگئی ہین اور جو قوت کہ اونکے حملے کے دفعہ کرنیکی ہے وہ آپس کے جھگڑون مین صرف ہوتی ہے وہ موقع پاکر بڑے بڑے زبردست حملے کرتے ہین اور کوئی اونکا روکنے والا اور دفعہ کرنیوالا نہین مولوی عبدالحق صاحب دہلوی نے فرمایا اول تو تمہارے مذہبی اختلافات دور ہوجاوین گے جو ہر ایک طبیعت کو مولوی صاحب سے دور ہونے ممکن نہین اور انہین چھوٹے چھوٹے اختلافات نے تمکو اور بھی خوار و ذلیل کردیا" ناظم صاحب نے روئداد جلسہ اول مین لکھا ہے "آجکل ایک اور سخت بلا ہم مین مثل وبا کے پھیلی ہوئی ہے اور روز بروز اسکی ترقی ہوتی جاتی ہے وہ بلا ایسی ہے جس نے ہماری شوکت و عظمت عزت و آبرو کو خاک مین ملا دیا ہے۔ انکی تمام خوبیون پر اوس نے پانی پھیر دیا ہے سال کو تباہ کرتے ہین جانون کو ہلاک کرتے ہین مگر غور و فکر کرکے اس سے کنارہ کشی نہین کرتے مصلحت وقت پر نظر نہین ڈالتے سخت افسوس یہ ہے کہ یہ ہمارے مکرم اپنے آپ کو ہی ذلیل و خوار اور تباہ و برباد نہین کرتے بلکہ اپنے سچے اور پاک مذہب اسلام کو مخالفین کی نگاہون مین ان عیبون کا مخزن ٹھیراتے ہین کیونکہ اونکی نظرون سے اس مقدس مذہب کی اصلی پیاری صورت تو پوشیدہ ہے وہ اوسکو ماننے والونکی حالت دیکھکر قیاس کرتی ہین وہ بلا کیا ہے؟ نفاق باہمی گمانی خصوصاً علماء مین"

تیسرے مقصد یعنی سیاسی امور سے علیحدہ رہنے کی نسبت شاہ محمد حسین صاحب نے فرمایا "اس جلسہ کو ملکی معاملات سے کچھ علاقہ نہین نہ اس جلسہ کا کام ہے کہ ملکی انتظام مین تحریراً یا تقریراً دخل دے قوانین سرکاریمین اعتراضاً کوئی چھیڑ چھاڑ کرے ہان یہ ضرور ہے کہ ضرورت کے وقت قومی صلاح و فلاح اور تعلیمی امور سے مدد لینے کو اپنے حقوق جائز حاصل کرنیکے لیئے اپنی رعایا پرور گورنمنٹ کی خدمت مین ادب سے عرض کرے جیسے ایک محکوم اپنے حاکم سے یا رعیت اپنی بادشاہ سے یا مریض اپنی طبیب سے یا سائل اپنی حاجت روا سے۔ نہایت ادب اور الحاح سے عرض کرتا ہے۔ ان مقاصد کو دیکھنے سے واضح ہو کہ یہ جلسہ محض تعلیمی و مذہبی ہے۔ پولیٹیکل نہین۔ گزشتہ دس برس کے طرز عمل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ جو بے تعلقی پولیٹیکل معاملات سے اس جلسہ نے سال اول مین داخل مقاصد کی تھی اوپر آجتک بہ استقلال سے قایم ہے اور کبھی سیاسی امور مین اوس نے دخل نہین کیا مین اوس تجربہ کرو سے جو مجھکو ندوۃ العلماء کی کارروائیون کا ہے (اور جو تجربہ مجھکو حاصل ہے کم نہین ہے) کہہ سکتا ہون کہ یہ بے تعلقی صرف ظاہری نہین بلکہ دلی اور قلبی ہے۔ جو بزرگ امام اعظم ابوحنیفہ کی نظیر پیش نظر رکھتے ہین وہ کب حکام کی سچی اور دلی اطاعت سے انحراف کرسکتے ہین اور اون سے یہ کب ہوسکتا ہے کہ ظاہر مین کچھ کہین اور باطن مین کچھ کرین۔ ابن خلکان نے امام صاحب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک زمانہ مین حاکم کوفہ نے یہ حکم دیدیا تھا کہ ابوحنیفہ فتویٰ نہ دیا کرین۔ امام صاحب نے یہ حکم سن کر اوسکی حل تعمیل کی اور فتویٰ دینا موقوف کردیا۔ اوسی عرصہ مین ایکروز وہ زنانہ مین تشریف رکھتے تھے صاحبزادی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر روزہ دار کو دانت سے خون نکلے اور وہ اسکو نگل جائے تو آیا اوس کا روزہ رہیگا یا جاتا رہیگا۔ امام صاحب نے جواب مین فرمایا کہ بیٹی مجھکو فتویٰ دینے کی ممانعت ہے اس لیئے مین اسکا جواب نہین دیسکتا تو اپنے بھائی حماد سے پوچھ لے" نصاب تعلیم کے نقائص کو رفع کرنے کی یہ تدبیر اختیار کیگئی کہ بارہ ذیروست عالم (جو تعلیم کا وسیع تجربہ رکھتے تھے) اوپر غور کرنے اور اصلاح کرنیکے لیئے مقرر کیئے۔ اور سترہ عالم علاوہ اون کے اس غرض سے نامزد کیئے کہ اون سے بھی مشورہ کیا جائے جو شخص ان ۲۹ عالمون کا نام دیکھیگا وہ سمجھ لیگا۔ کہ ہندوستان کے علماء اس معرکۃ الآراء مسئلہ پر رائے دینے کا منصب رکھتے تھے وہ سب انتخاب کرلیے گئے تھے۔ انتخاب کے بعد یکسال تک دفتر نے ان بزرگون سے خط و کتابت کی لیکن تجربہ نے ثابت کیا کہ جو نصاب نسلاً بعد نسلاً داخل درس رہا ہو اوس کے طلباء ایسی مانوس ہوگئی ہین کہ اون کا یکدلنا باوجود نقائص ان لینے کے آسان نہین۔ اون سے بھی زیادہ دشوار یہ امر ثابت ہوا کہ طریقہ رفع نقائص پر اتفاق یا کثرت رائے ہو۔ تاہم دفتر نے اپنی کوشش کو جلسہ مین گیارہ رائین حاصل کرلین۔ لکھنؤ کے اجلاس مین ایک خاص جلسہ نامی علماء کا صرف اسی مسئلہ پر غور کرنیکے لیئے بیٹھا۔ گھنٹون بحث رہی مگر ابتدائی مراتب سے فیصلہ کا قدم آگے نہین بڑھا۔ اس جلسہ نے تاریخ کے علاوہ جغرافیہ کی ضرورت بھی تسلیم کی لکھنؤ کے جلسہ کے بعد سال بھر تک اور زیادہ سرگرمی سے کوشش کی گئی۔ اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ مہم رائین اوپر جو وہ تجویزین دفتر مین موصول ہوئین۔ اس قدر مواد فراہم ہوجانیکے بعد مولوی سید محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلماء نے اون سب پر غور کرکے ایک نصاب مرتب فرمایا۔ جو جلسہ انتظامیہ مین پیش ہوکر مزید غور کے واسطے ملک مین شایع کیا گیا اس کے بعد دس رجب ۱۳۱۸ ہجری کو کان پور مین چند چیدہ علماء کا جلسہ اس لیئے کیا گیا کہ وہ اس نصاب جدید پر نظر ثانی فرمائین۔ اگرچہ کامل طور پر یہ لاینحل مسئلہ اس جلسہ مین بھی طے نہین ہوا۔ تاہم درجہ ابتدائی و اوسطی کی ایک شکل قایم ہوگئی بریلی کے اجلاس مین یہ فیصلہ ہوا کہ جو کچھ ہوا اس مسئلہ کے متعلق اوس وقت تک جمع ہوچکا تھا۔ وہ سب کا سب جناب مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر انجمن ندوۃ العلماء کی خدمت مین اس ہدایت کے ساتھ پیش کیا جاوے کہ جناب ممدوح اوس پر اپنی رائے ظاہر فرمائین اور وہ رائے ندوۃ العلماء مین فیصلہ کیلیے پیش ہو۔ جناب ممدوح نے جو رائے ظاہر فرمائی اوس مین درس نظامیہ ہی کسیقدر تغیر تبدل کے بعد قایم رکھا تجربہ کے بعد ارکان ندوۃ العلماء کو یہ بات صاف ثابت ہوگئی کہ اس طریقہ سے نصاب کا مرتب و مکمل ہونا قریباً ناممکن ہے۔ اور اگر بالفرض مرتب ہوجائے تو مدارس عربیہ کا اوس کو اپنے لیئے قبول کرنا بالکل محال ہے۔ اس خیال نے اراکین کو اس جانب مائل کیا کہ اپنے لیئے خود ایک عالیشان دارالعلوم بنائین جس مین ندوہ کے خیال کے مطابق تعلیم و تربیت کا سامان کیا جاوے۔ اس طرح نہ صرف نصاب مرتب ہوگا۔ بلکہ نتیجہ نصاب یعنی حسب خواہش جدید تعداد کے علماء بھی پیدا ہونے لگین گے۔ اور جب وہ تعلیم کا کام اپنے ہاتھون مین لین گے تو ضرور اسی روش پر چلین گے اور اس طرح یہ مہتم بالشان مسئلہ آخرکار طے ہوجائیگا چنانچہ بریلی کے اجلاس مین یہ تجویز منظور ہوئی جس شان کا دارالعلوم بنانا تجویز کیا گیا وہ اس چھوٹی سے رسالہ کے پڑھنے سے واضح ہوسکتی ہے جو موسومہ "دارالعلوم" کے نام سے شایع ہوا تھا۔ نومین جمادی الاول ۱۳۱۷ ہجری کو اس دارالعلوم کا درجہ ابتدائی لکھنؤ مین کھولا گیا۔ اگرچہ اسکی حالت اوس منصوبہ کے مطابق ہنوز نہین پہونچی ہے جو ندوۃ العلماء کا ہے۔ تاہم وہ اپنی بہت سی خصوصیتون مین اب بھی دیگر عربی مدارس سے صاف ممتاز ہے جیسا کہ آپ سالانہ روداد مین سن چکے ہین۔ ندوۃ العلماء نے عملاً اپنے خیال کو صرف علوم عربیہ تک ہی محدود نہین رکھا بلکہ اوس نے تعلیم انگریزی کی جانب بھی دو حیثیت سے توجہ کی۔ ایک اوس حیثیت سے جس کا اثر مذہبی خیالات پر پڑتا ہے دوسرے اوس حیثیت سے کہ زمانہ نے اس تعلیم کو نہایت ضروری کردیا ہے۔ سال اول جو خیالات اسکے متعلق ظاہر کیے گئے وہ مین اوپر عرض کرچکا ہون۔ بریلی کے جلسہ مین نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب نے تمام وہ کاغذات اور خط و کتابت ندوۃ العلماء کے سپرد کردی جو اونکو اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی مابین مسئلہ تعلیم مذہبی طلباء انگریزی مدارس سرکاری کے متعلق ہوئی تھی اور جس کے رو سے سرکار نے یہ منظور فرمایا ہے کہ اگر مسلمان اپنے بچون کو مدارس مذکورہ مین مذہبی تعلیم دلانیکا بندوبست کرین تو کچھ وقت اونکو دیا جاویگا۔ اور نواب صاحب ممدوح نے ندوۃ العلماء سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اس انتظام کی سرپرستی کرے۔ یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ انگریزی خوان طلباء کو وظائف دیکر عربی پڑھانی چاہیئے مولوی علی احمد صاحب بدایونی نے اسکی تحریک کرنیکو وقت فرمایا کہ مین ابتداءً انگریزی تعلیم کو کفر جانتا تھا۔ پھر بعد چندے حرام سمجھنے لگا۔ پھر مکروہ سمجھا۔ بعدہٗ جب زمانہ کی گرم و سرد ہوا کیطرح مجھے ضرورتون کا ادراک ہوا۔ اور غور و تحقیق کیا تو انگریزی کو مباح سمجھنے لگا۔ پھر کہا کہ انگریزی کی بہت ضرورت ہے شمال ۱۳۱۸ھ مین بمقام کان پور ندوۃ کے ایک جلسہ انتظامیہ مین ہائی اسکول کانپور کے مسلمان طلباء نے یہ درخواست پیش کی کہ اون کو دینیات کی تعلیم کا (بموجب منظور شدہ تجویز مولوی مشتاق حسین صاحب) انتظام کردیا جائے جلسہ مذکور نے روسا کانپور مین سے چند لوگ ایسے تجویز کیئے کہ وہ بطور کمیٹی اسکے مصارف کا انتظام کرین۔ اور منشی مولوی عبداللطیف صاحب سے یہ درخواست کی کہ جب تک کمیٹی مذکور کام شروع نہ کرے اوس وقت تک وہ اون طلباء کو دینیات پڑھایا کرین چنانچہ منشی موصوف نے بخوشی اسکو منظور کرلیا۔ اگرچہ چند ہی روز بعد دارالعلوم کی ضرورت سے دفتر لکھنؤ اوٹھ آیا اور وہ تجویز ادھوری رہ گئی شاہجہانپور کے اجلاس مین بالاتفاق یہ تجویز منظور کیگئی کہ شاہجہان پور ہائی اسکول کے مسلمان طلباء کو دینی تعلیم کا انتظام ندوہ کرے مولوی عبدالواحد خانصاحب رئیس شاہجہانپور رکن ندوۃ العلماء نے براہ فیاضی ایک سو چالیس روپیہ سالانہ آمدنی کی جایداد اس تجویز کے مصارف کیلیے وقف کرکے ندوہ کی نگرانی مین دیدی۔ اور اوس کے ذریعہ سے ہائی اسکول کے مسلمان طلباء کی دینی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ خود دارالعلوم مین ایک شاخ ابتدائی انگریزی تعلیم کی کھولنے کی تجویز منظور ہوئی ہے"

اب مین آپ کو دوسرے مقصد کی کیفیت سناتا ہون جس مین نزاع باہمی نظاہر ہے کہ یہ مقصد بھی نہایت اہم و دشوار ہے۔ بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ندوۃ نے اول مرتبہ یہ صدا طبقہ علماء مین بلند کی ہے جو لوگ اس مسئلہ پر غور کرتے رہے ہونگے وہ خیال فرمائین گے کہ اس دس سال کے عرصہ مین مباحثہ کی دنیا مین ایک انقلاب عظیم ہوگیا ہے۔ نزاع موقوف تو نہین ہوگئی

ضمیمہ رسالہ ندوہ

بجلاس غیر معمولی منعقدہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء

صاحب صدر مولوی شبلی صاحب

دوم مولوی عبدالحق صاحب

سوم مولوی عبداللہ صاحب

چہارم مولوی حبیب الرحمن صاحب

پنجم مولوی ہادی حسن صاحب

ششم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

نہم مولوی عبدالحق صاحب

دہم مولوی عبدالحق صاحب

یازدہم مولوی عبدالحق صاحب

دوازدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیزدہم مولوی عبدالحق صاحب

چہاردہم مولوی عبدالحق صاحب

پانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

شانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

ہفدہم مولوی عبدالحق صاحب

ہژدہم مولوی عبدالحق صاحب

نوزدہم مولوی عبدالحق صاحب

بیستم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و یکم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و دوم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و سوم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و ششم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

بیست و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سی ام مولوی عبدالحق صاحب

سی و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سی و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سی و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سی و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سی و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سی و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سی و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سی و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سی و نہم مولوی عبدالحق صاحب

چہلم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و یکم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و دوم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و سوم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و ششم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

چہل و نہم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و یکم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و دوم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و سوم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و ششم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

پنجاہ و نہم مولوی عبدالحق صاحب

شصتم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و یکم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و دوم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و سوم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و ششم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

شصت و نہم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتادم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

ہفتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتادم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

ہشتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

نودم مولوی عبدالحق صاحب

نود و یکم مولوی عبدالحق صاحب

نود و دوم مولوی عبدالحق صاحب

نود و سوم مولوی عبدالحق صاحب

نود و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

نود و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

نود و ششم مولوی عبدالحق صاحب

نود و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

نود و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

نود و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صدم مولوی عبدالحق صاحب

صد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و دہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و یازدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و دوازدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سیزدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہاردہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہژدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نوزدہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیستم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و بیست و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سیم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و سی و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہلم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و چہل و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و پنجاہ و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و شصت و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتادم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہفتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتادم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و ہشتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نودم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و یکم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و دوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و سوم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و ششم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

صد و نود و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویستم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و دہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و یازدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و دوازدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سیزدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہاردہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہژدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نوزدہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیستم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و بیست و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سیم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و سی و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہلم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و چہل و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و پنجاہ و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و شصت و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتادم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہفتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتادم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و ہشتاد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نودم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و یکم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و دوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و سوم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و ششم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

دویست و نود و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصدم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و دہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و یازدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و دوازدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سیزدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہاردہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شانزدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہژدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و نوزدہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیستم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و بیست و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سیم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و سی و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہلم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و چہل و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و پنجاہ و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و ہشتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و شصت و نہم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتادم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و یکم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و دوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و سوم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و چہارم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و پنجم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و ششم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و ہفتم مولوی عبدالحق صاحب

سیصد و ہفتاد و ہشتم

لیکن کم اور خفیف ضرور ہو گئی ہیں۔ جو صاحب ندوہ کے اجلاس اول میں شریک تھے وہ میرے ساتھ اس بیان میں اتفاق فرمائینگے کہ اس جلسہ میں اجتماعت کا وہ جوش تھا کہ ہر دم یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ کہیں یہ اجتماع صفوی درہم برہم نہ ہو جائے اور یہ رنگ طبایع دیکھکر حیرت ہوتی تھی کہ ایسے مختلف خیال بزرگ ایک جگہ جمع ہیں۔ اسکے بعد جسقدر جلسے ہوتے گئے اسیقدر خیالوں میں اعتدال بڑھتا گیا یہانتک کہ اب یہ مجمعے معمولی بات ہو گئی ہیں"۔ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ اجلاس مذکور میں جسقدر علماء تھے سب نے بالاتفاق یہ منظور کیا کہ جو رسوا کرنیوالی نزاع آپس میں برپا ہیں انکی اصلاح ہونی چاہئے اسطرح اتفاق کی بنیاد گویا پڑی۔ دوسرے سالانہ اجلاس میں قیصر طبع کی بارہ دری میں مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی نے اتفاق پر وہ پاکیزہ مضمون پڑھا جسکی تعریف نہیں ہو سکتی اسی اجلاس پر مولوی صاحب محمد وجہ اور مولوی محمد امانۃ اللہ صاحب مرحوم سے چند علماء نے یہ تحریک کی کہ وہ باہم صلح کرلیں دونوں صاحبوں نے اس تحریک کو قبول فرمایا۔ باہم برادرانہ کیا اور اس طرح ثابت کر دیا کہ ندوہ کے ارکان صرف اتفاق پر تقریر ہی نہیں کرتے بلکہ اسپر عمل بھی کرتے ہیں۔ جو لوگ مذکورہ بالا دونوں بزرگوں کے اثر سے واقف ہیں وہ تسلیم کرینگے کہ انکا ملنا دو شخصوں کا ملنا نہ تھا بلکہ دو بڑے گروہوں کا ملنا تھا۔ لکھنؤ سے اپنے اپنے وطن میں جاکر ان بزرگوں نے مصالحت کی عملی ثبوت بھی دیئے جنکی کیفیت "وقتاً فوقتاً" اخبار وطن میں چھپتی رہی۔ اس صلح کے ایک سال کے بعد جب ندوہ کو وفد نے شرقی اضلاع کا دورہ کیا تو ناظم صاحب نے اس امر کی جانچ فرمائی کہ آیا کوئی امر خلاف صلح مذکور تو نہیں ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ "الحمد للہ کوئی امر خلاف نہیں دیکھا گیا۔ اس وفد کے دورہ کے دوران میں جہاں جہاں نزاع پایا وہاں اسکے رفع کی کوشش کی اور وہ کوشش بے اثر نہیں رہی۔ دو برس گذرنے پر خود ندوۃ العلماء کو اس آفت کا مقابلہ کرنا پڑا جسکو وہ مسلمانوں سے دور کرنا چاہتا تھا یعنی ۱۳۲۳ھ ہجری میں حنفی علماء کا ایک گروہ اسکی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا یہ مخالفت اسی شکل و پیرایہ میں کھڑی ہوئی جو ان بربادکن نزاعوں کے لئے مخصوص ہے بلکہ یہ کہنا چاہئیے کہ جو لوگ ان نزاعوں کے خوگر ہو جاتے ہیں انکے دل و دماغ میں یہ طرز ایسی سما جاتی ہے کہ وہ معتدل یا شائستہ عنوان بحث سے عاجز ہوتے ہیں۔ اسی لئے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایاکم والخصومۃ فی الدین فانہا تشغل القلب وتعرس النفاق یعنی بحث مذہبی جھگڑوں سے اس لئے کہ وہ دل کو پھیر دیتے ہیں اور نفاق پیدا کر دیتے ہیں اور ابھی مفاسد کو دیکھکر امام ابو حنیفہؒ نے مذہبی مباحثہ ترک کر دیا تھا اور اس ترک پر خدا کا شکر ادا فرماتے تھے اب اصل حال سنیئے۔ اس مخالفت کا شروع ہونا تھا کہ رسالے شایع ہونے شروع ہوئے۔ اور اس زور شور سے شایع ہوئے کہ چند ہی روز میں انکی تعداد اکائیوں سے گذر کر دہائیوں سے بھی متجاوز ہو گئی۔ یہ دور اب اگرچہ سرد ہو گیا ہے۔ تاہم کچھ نہ کچھ قایم ہے۔ ندوۃ العلماء نے اس حملہ کو نہایت تحمل اور استقلال سے برداشت کیا۔ یعنی قطعاً ان رسالوں کیطرف توجہ بھی نہیں کی۔ اور ایک جواب بھی انکا شایع نہیں کیا۔ اگر ایک آدھ رسالہ مثل ارشاد الکملا ندوہ کے کسی کن نے بطور خود شایع بھی کیا تو وہ نہایت معتدل و نرم پیرایہ میں ہے اور اسی بحث کا نمونہ ہے جو پیر ندوہ مذہبی بحث کو لانا چاہتا ہے۔ یعنی صرف مسئلہ کی تحقیق فاضلانہ کی ہے کسی کو مخاطب کرکے چھیڑ چھاڑ نہیں کی۔ اس مخالفت سے کوئی شبہ نہیں کہ ندوہ کی قوت کو صدمہ پہونچا جسکا صدمہ ہمارے دلوں پر ہے اور ہماری دلی آرزو ہے کہ کاش! یہ تفرقہ دور ہو جاتا۔ اور سب علماء بلکہ امت محمدیہ کو ان مہلک بلاؤں سے بچانیکی کوشش فرماتے جن میں وہ مبتلا ہے اور جنکی وجہ سے وہ اپنی ساری علمی شان و عظمت کھو چکی ہے۔ لیکن اس مخالفت سے دو نفعے بھی حاصل ہوئے۔ اول یہ بات عملاً ثابت ہو گئی کہ ندوہ صرف زبان سے رفع نزاع کا خواہشمند نہیں ہے بلکہ وہ دل سے انسے نفرت کرتا ہے اور سچے طور پر انکے دور ہونیکا آرزومند ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ ان بزرگوں کے اسطرف متوجہ ہو جانے سے مباحثوں کا دروازہ بہت کچھ بند ہو گیا۔ حنفیوں کے گروہ میں زیادہ تر وہی قلم مباحثہ کے جولانگاہ میں تیز تھے جو ندوہ کے حال پر مہربان ہوئے۔ ندوۃ العلماء نے انکا جواب نہیں دیا۔ پس وہ قوت استقلال کے مضبوط عصا سے ٹکرا کر جس طرح گری اور بیکار ہو گئی اور اسی طرح متفرق ہو گئی جسطرح آپ دیکھتے ہیں۔ اس مخالفت اور غیر مقلدین میں نزاعوں کا ہنگامہ برپا تھا۔ عدالتوں میں مقدمات کا سلسلہ لگا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی طبائع میں ایک شورش کا شروع ہونا تھا کہ رسالے شایع ہونے شروع ہوئے۔ اور اس زور شور سے شایع ہوئے کہ چند ہی روز میں انکی تعداد اکائیوں سے گذر کر دہائیوں سے بھی متجاوز ہو گئی۔ یہ دور اب اگرچہ سرد ہو گیا ہے۔ تاہم کچھ نہ کچھ قایم ہے۔ ندوۃ العلماء نے اس حملہ کو نہایت تحمل اور استقلال سے برداشت کیا۔ یعنی قطعاً ان رسالوں کیطرف توجہ بھی نہیں کی۔ اور ایک جواب بھی انکا شایع نہیں کیا۔ اگر ایک آدھ رسالہ مثل ارشاد الکملا ندوہ کے کسی کن نے بطور خود شایع بھی کیا تو وہ نہایت معتدل و نرم پیرایہ میں ہے اور اسی بحث کا نمونہ ہے جو پیر ندوہ مذہبی بحث کو لانا چاہتا ہے۔ یعنی صرف مسئلہ کی تحقیق فاضلانہ کی ہے کسی کو مخاطب کرکے چھیڑ چھاڑ نہیں کی۔ اس مخالفت سے کوئی شبہ نہیں کہ ندوہ کی قوت کو صدمہ پہونچا جسکا صدمہ ہمارے دلوں پر ہے اور ہماری دلی آرزو ہے کہ کاش! یہ تفرقہ دور ہو جاتا۔ اور سب علماء بلکہ امت محمدیہ کو ان مہلک بلاؤں سے بچانیکی کوشش فرماتے جن میں وہ مبتلا ہے اور جنکی وجہ سے وہ اپنی ساری علمی شان و عظمت کھو چکی ہے۔ لیکن اس مخالفت سے دو نفعے بھی حاصل ہوئے۔ اول یہ بات عملاً ثابت ہو گئی کہ ندوہ صرف زبان سے رفع نزاع کا خواہشمند نہیں ہے بلکہ وہ دل سے انسے نفرت کرتا ہے اور سچے طور پر انکے دور ہونیکا آرزومند ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ ان بزرگوں کے اسطرف متوجہ ہو جانے سے مباحثوں کا دروازہ بہت کچھ بند ہو گیا۔ حنفیوں کے گروہ میں زیادہ تر وہی قلم مباحثہ کے جولانگاہ میں تیز تھے جو ندوہ کے حال پر مہربان ہوئے۔ ندوۃ العلماء نے انکا جواب نہیں دیا۔ پس وہ قوت استقلال کے مضبوط عصا سے ٹکرا کر جس طرح گری اور بیکار ہو گئی اور اسی طرح متفرق ہو گئی جسطرح آپ دیکھتے ہیں اور اس مخالفت اور غیر مقلدین میں نزاعوں کا ہنگامہ برپا تھا۔ عدالتوں میں مقدمات کا سلسلہ لگا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی طبائع میں ایک شورش

برپا تھی اور مال اور وقت کی دولت برباد ہو رہی تھی۔ ندوۃ العلماء نے کوشش کرکے دونو فریق کے سرگروہوں میں مصالحت کرادی۔ حضرات! ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سی مصالحتیں صحیح تک قایم نہ رہی ہوں مگر اس میں شک نہیں کہ یہ غلغلہ بلند کرنا کہ نزاع رفع ہوں اسپر سال ہال دس برس تک بحث ہونا۔ امکان ندوہ کا جھگڑو نکو دلی نفرت سے دیکھنا اور ان کو جہاں موقعہ ہو وہاں مخالف فرقوں کے سرگروہوں میں ذلیل کرا دینا۔ اس بحث پر موثر مضامین شایع کرنا۔ جلسوں میں پُر تاثیر خطبے دینا۔ یہ کوششیں ایسی ہیں جو رایگان نہیں جا سکتیں اور بتدریج ان شاء اللہ العزیز قوی اثر پیدا کرکے رہیں گی۔

ایک مقصد ندوۃ العلماء نے صلاح و فلاح اہل اسلام بھی قرار دیا ہے۔ یہ مقصد بہت وسیع ہے۔ اور جو امور اوپر مذکور ہوئے وہ اگرچہ اسمیں داخل ہیں تاہم ندوہ نے انکے ماورا بھی اپنی کوشش کو دایرہ کو وسعت دی ہے۔ خلاف شرع اور بربادکن رسوم کی بیخکنی کیلئے بھی ندوہ نے اپنی توجہ کو مبذول فرمایا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ "ہماری بہت کچھ رسم و رواج بیاہ و شادی مرنے جینے کے ایسے ابتر ہیں کہ زید بار یوں نے ہماری کمریں توڑ ڈالیں۔ کسکا جی چاہتا ہے کہ ادھر گھر میں سے جنازہ نکلے ادھر صدہا مرد و زن کو کھانے پینے بہانی کا اہتمام کرنا ہی پڑتا ہے۔ گھر میں موت آئی اسکے ساتھ سینکڑوں روپے پر ہاتھ ملنا ہوا۔ مقدور نہیں تو مجبور ہو کر ایسی تنگ وقت میں زیور برتن کپڑا مکان رہن کرنا پڑتا ہے۔ اور خوب ہی سود دینا پڑتا ہے۔ شادی کا تو کچھ ذکر ہی نہیں رسم اسکو ہر بات پر مجبور کر رہی ہے اس کمبخت شادی کی بدولت صدہا املاک لاکھوں روپے کی جائدادیں ہمارے ہاتھوں سے نکلکر مہاجنوں کے پاس چلی گئیں۔ اور اسطرح صدہا رسوم ہیں یہ سردار تمکو منع کریگا تو پھر تمہیں ایک قومی بحث ہو جائیگی"۔ ۱۳۱۳ ہجری کے دورہ میں ارکان ندوۃ العلماء نے رسوم نارواسے بچنے کیلئے مسلمانوں کو ترغیب دی اور اسکا کچھ نہ کچھ عمدہ اثر پیدا ہوا چنانچہ فتحپور میں ایک عہدنامہ اس مضمون کا مسلمانوں نے لکھا کہ شادی اور غمی کی جو بیجا رسمیں ہیں انسے احتراز کیا جائیگا۔ وفد کے واپس چلے آنیکے بعد ضلع مذکور میں ایک معزز رئیس مسلمان نے انتقال کیا انکے ورثاء نے عہدنامہ کی پابندی کی اور نارواسموں سے محترز رہے۔ ایسی ہی معاہدی رائے بریلی اور بارہ بنکی میں کئے گئے۔ اسی سلسلے میں ندوۃ العلماء نے ایک یتیم خانہ قایم کیا ہے کانپور کے ایک دکاندار حاجی حسین نے ازراہ فیاضی پانچ ہزار روپیہ کی جائداد اس غرض سے وقف کی کہ اسکی آمدنی سے یتیم خانہ قایم کیا جائے اور وقف نامہ میں مہتمم ندوۃ العلماء کو مقرر کیا۔ شوال ۱۳۱۳ ہجری میں یتیم خانہ کا افتتاح ہوا۔ ۱۸۹۷ء کی بلاخیز خشک سالی کے بعد ہمارے ناظم صاحب گورنمنٹ ممالک شمال و مغرب اودھ کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ جو لاوارث مسلمان بچے سرکاری محکمہ قحط کی نگرانی میں ہیں وہ پرورش کے لئے ندوۃ العلماء کے یتیم خانہ کو دیئے جائیں۔ گورنمنٹ نے ضروری مقامی تحقیقات کے بعد اس درخواست کو منظور کیا اور ازراہ مراحم حاکمانہ فی بچہ دو روپیہ ماہوار خود بھی عطا فرمانیکا وعدہ کیا۔ چنانچہ تینتالیس ۴۳ بچے اس منظوری کے مطابق آئے۔ اور انکی پرورش و تعلیم کا انتظام ایسے عمدہ طور سے کیا گیا کہ وقتاً فوقتاً جن حکام یا سرپرآوردہ اہل اسلام نے انکو دیکھا خوش ہوئے اور عمدہ رائے لکھی۔ عرصہ تک یتیم خانہ شہر کے اندر کرایہ کے مکان میں رہا۔ دو برس ہوئے کہ سرکار نے نزول میں مفت عمارت یتیم خانہ کیلئے عطا فرمائی۔ اس کے لئے خاص چندہ کیا گیا اور عمارت بنائی گئی۔ اگرچہ وہ ہنوز ناتمام ہے مگر یتیم بچے وہاں پہونچ گئے ہیں۔ اب اس یتیم خانہ میں ۲۲ بچے ہیں۔ اور انکو پڑھنے لکھنے اور پیشہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ مذکورہ بالا بیانیں سے یہ کوشش کی ہے کہ ندوہ کے مقاصد و علی کارروائیوں کی مختصر فہرست آپ کی خدمت میں گذارش کروں۔ اگرچہ اس مجلس گرامی نے اسوقت تک بہت سی نیک و مفید خدمتیں مسلمانوں کی کی ہیں مگر اسمیں ذرہ بھی کلام نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ ہوا وہ ارادہ اور ضرورت کے لحاظ سے بہت کم ہوا اور ندوہ کے سارے کام ہونا دہورے ہیں۔ اس نقص کی وجہ وہ ایک حد تک موانع ہو رہے ہیں۔ یعنی کام کے آدمیوں کا عزیز الوجود ہونا ابنائے زمانہ کا نفاق اپنی ناچیز ذاتی غرضوں کو قومی کاموں کو بے دریغ قربان کر دینا قوم کا بے پرواہ اور سست ہونا نہ غفلت سے کسیطرح پیچھا چھوٹنا اور اسکو انتہائی ہوشیاری خیال کرنا ؎

براہ خفتن ماہر کنگرد داند کہ میر قافلہ کارروان سبکخفت است (باقی آیندہ)

مسٹر ای ایس فیپس سکنہ پوٹو آرک کہتے ہیں کہ میں نے چیمبرلین کی قولنج۔ ہیضہ اور اسہال کی دوائی استعمال کی۔۔۔۔۔۔

Chamberlain's colic cholera Diarrhoea Remedy

اور اسے بڑی مفید دوا پاتا ہوں اس نے مجھے صحت دی ہے۔ میں اسکی تعریف نہیں کر سکتا۔ جو لوگ اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ اگر وہ اس کی تعریف نہ کریں تو بھی انکی رائے اس کی نسبت اچھی ہوتی ہے۔ جس قدر جلدی سخت سے سخت مریضوں کو اس سے صحت ہو جاتی ہے اسکے باعث یہ ہر جگہ محبوب ہے +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

کسی تکلیف دہ گٹھیہ کو دور کرنیکے لئے۔ پہلے گٹھیہ کو نرم کرنیکے لئے گرم پانی میں تر کرو۔ پھر جہانتک ہو سکے اسے چھیلکر اتار دو۔ مگر خون نہ نکلے اور پھر چیمبرلین کی پین بام

Chamberlain's Pain Balm

دن میں دو دفعہ لگایا کرو اور ہر دفعہ لگانیکے بعد پانچ منٹ تک خوب زور سے ملو۔ جوتی کی رگڑ سے بچانیکے لئے کچھ دن گٹھیہ پر کارن پلاسٹر لگائے رکھنا چاہئے۔ موچ۔ چوٹ۔ لنگڑاپن اور وجع مفاصل کیلئے عام مرہم کیطور پر پین بام بے نظیر ہے +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

ہندوستان کی خبرین

کمانڈر انچیف بہادر اڈجوٹینٹ جنرل۔ کوارٹر ماسٹر جنرل اور ڈائرکٹر آف ملٹری ورکس کے ۱۹ ماہ حال کو کراچی پہونچے +

آرل آف ہوپ ٹون بالقابہ کی صحت روبترقی ہی۔ طاقت آتی جاتی ہے۔ آپ بذریعہ سپیشل ٹرین کے بمبئی روانہ ہوگئے ہین۔ لیڈی ہوپ ٹون صاحبہ ہمراہ ہین +

قحط فنڈ کے چندہ کی ۳۳ وین فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ کل رقم کی میزان ایک کروڑ ۴۱ لاکھ ۱۴ ہزار ۷ سو روپے ۵ر ۱۱ پائی تک پہونچی ہے +

کپتان اے۔ ڈبلیو۔ ٹی بوسیٹ بالقابہ ضلع گورداسپور کے جدید رقبہ طاعون کیلئے میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے اور لفٹنٹ کرنل ٹی آر ملروفی بالقابہ اونکی جگہ سول سرجن امرتسر ہونگے +

یہ تجویز کہ عید گ تھل نام سڑک کہولدیجائے تاکہ دوم پنجاب انفینٹری مقام کوہاٹ سے وادی ٹوچی کے ریلیف پر براہ سپنوام کوچ کرسکا کرے گورنمنٹ سے نامنظور ہوئی۔ یہ سمجھا گیا ہے کہ فی الحال اس رستہ کا کھولنا بیموم ہوگا +

ضلع حصار مین اوسط املوات تیس فیصدی کے قریب ہونے لگی ہی۔ گزشتہ تین سال مین یہ نوبت کبھی نہین پہونچی۔ اسباب موت مرض اسہال اور بخار بیان کیئے جاتی ہین لیکن زیادہ تر بخار کا زور ہے۔ بہترین سلوک جو اس وقت رعایا کیساتھ ہونا ممکن ہی کونین کا مفت تقسیم کیا جاتا ہی اور یہ بڑے وسیع پیمانہ پر جاری ہے +

امید کی جاتی ہی کہ امرتسر سرحالی ریلوی کا کام شروع ہونے کی خبر جلدی ہی سننے مین آئیگی جسکی پیمائش تو پچھلے سال ہی مکمل ہوچکی ہے پہلی تجویز کے مطابق یہ لائین امرتسر سے سرحالی براہ ترنتارن جائیگی جو ۲۰ میل کا فاصلہ ہے۔ اگر یہ لائین قصور یا گنڈا سنگھ والا تک بڑھائی جاسکے تو گویا اسکے کھلنے سے امرتسر اور فیروزپور کے درمیان حصہ زیرین کے اوزنیر دھرمسالہ وڈلہوزی وغیرہ پہاڑی سٹیشنون کے مسافرون کو اتنی بچت ہوجائیگی کہ لاہور سے چکر کھاکر نہ جانا پڑیگا جیسا کہ بحالت موجودہ ہوتا ہے سرحالی جہان لائین کے ختم ہونیکی پہلے تجویز تھی صرف ایک چھوٹا سا گانون ہے مختصر سی آبادی کا اور اسی لیئے اب یہ تجویز ہے کہ لائین کا اختتام موضع پتلی رکھا جائے۔ جو پانچ میل مغرب کو واقع ہی۔ اسکی آبادی بھی زیادہ ہی۔ اور یہ تصور گنڈا سنگھ والا سے زیادہ سیدہ مین بھی ہی۔ اگر مزید توسیع کا قطعی فیصلہ ہو جائے۔ کلک نکسن کمپنی جو بمبئی کی ایک مشہور انجینیرنگ فرم ہے اور ہندوستان کی کئی ایک لائینین بنا چکی ہے اوسکو اس شاخ کی تعمیر کا کام دیا جائیگا۔ جاری ہونے پر یہ لائین نارتھ ویسٹرن ریلوی سے متعلق کر دیجائیگی چنانچہ منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے اس لائین کے ہی کام سے متعلق ایکدفعہ امرتسر آچکے ہین +

منیجر جنرل سر ڈبلیو۔ جی نکلسن چارشنبہ کو جنوبی افریقہ سے کلکتہ پہونچے +

مہاراجہ بہاونگر نے گورنمنٹ آف انڈیا سے سیاحت یورپ کی اجازت حاصل کی تبدیل آب وہوا کی غرض سے ہز ہائینس یہ سفر کرنا چاہتے ہین تین ماہ سے زیادہ عرصہ نہین لگائین گے۔ گورنمنٹ نے اجازت دیدی اور ہز ہائینس ۱۰ر نومبر کو روانہ ہوگئے۔ مہاراجہ کپورتھلہ ایک ماہ کیلئے ولایت مین اور ٹھہرگئے ہیں حضوران رؤسا مین سے ایک ہین جن کیوجہ سے سب کے لیئے بند نہین لگائی گئین۔ ولایت کے زیدیکل اخبار والیان ریاست کی آزادی سیر وسیاحت یورپ کی ضبط کرنے پر دلیرانہ پر معترض ہین۔ مگر ہندوستان مین عام رائے یہ ہے کہ لارڈ کرزن نے اسبارہ مین جو کچھ کیا وہ قرین مصلحت اور ریاستون کی خوش انتظامی کی نظر سے تھا +

راجہ سیٹھ لچھمن داس صاحب سی۔ ایس۔ آئی نے سہ شنبہ گزشتہ کو متہرا مین وفات پائی +

ولایت کے برٹش ایسوسی ایشن کی کونسل نے ایک چٹھی گورنمنٹ کیخدمت مین لکھی ہی کہ انتظام کرے کہ مردم شماری کے ساتھ مختلف قومون کے نمونے بھی حاصل ہون۔ یعنی فوٹوگرافر شمار کنندون کے ساتھ کردیئے جاوین کہ خاص خاص قومونکے نمونون کا فوٹو لین +

اس وقت تک اہل امریکہ کا کوئی بنک ہندوستان مین موجود نہ تھا۔ فیلڈ لیفا کے ایک مشہور مہاجن مسٹر برک صاحب اس غرض سے ہندوستان تشریف لارہے ہین۔ کہ امریکن بنک کلکتہ مین کھولین۔ اہل امریکہ کے برابر کوئی قوم دولت مند نہین ہی کسی قوم کے پاس اون سے بڑھ کر روپیہ نہین ہے جو جانتے نہین کہ کس روزگار مین روپیہ لگائین۔ ظاہر ہے کہ جب امریکہ سے بکثرت روپیہ ہندوستان آئیگا بہت ہی کم سود پر حاجتمندون کو روپیہ مل سکیگا +

فصلی رپورٹ بابت ہفتہ مختمہ ۱۰ر نومبر اطمینان بخش ہی خریف کٹ چکی اور تقریباً سب جگہ خاصی ہوئی ہے اور بعض جگہ بہت عمدہ فصل ہوئی ہے کی کاشت ہورہی ہے۔ مگر بمبئی۔ حیدرآباد۔ وسط ہند آسام اور بنگال مین بارش کیضرورت ہی۔ پنجاب مین خریف کی فصل تقریباً کاٹ لیگئی جو ہیت مجموعی اوسط درجہ کی ہی۔ اور ربیع کی فصل کی حالت عمدہ ہی۔ فیروزپور مین جوار اور مکی کی فصلون کو کیڑون نے بہت نقصان پہونچایا اور ملتان مین روئی کی فصل کو چارہ کافی ہی۔ اور مویشی کی حالت عمدہ ہے۔ تمام ہندوستان مین قحط ریلیف پر اب ۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۷۰۸ آدمی ہین +

مہاراجہ بیکانیر چین سے ہندوستان واپس آرہے ہین +

سر انٹنی مکڈانل شنبہ گزشتہ کو بوقت چاشت آلہ آباد سے لکھنو روانہ ہوئے۔ ہز آنر جلدی ہی شمالی اودھ کے دورہ پر تشریف لیجائین گے +

سر جان وڈبرن سہ شنبہ کے روز دارجلنگ سے کلکتہ پہونچے +

شملہ میونسپل کمیٹی نے اپنے پچھلے جلسہ مین ۴۴ ہزار روپیہ کا تخمینہ اونچی سطح والی پانی کے ناون کا منظور کیا جو مقام جاکو کی مغرب مین جاری ہونگی۔ اور کمیٹی مذکورہ نے دو سو روپیہ سالانہ کا عطیہ پاسٹیور انسٹی ٹیوٹ کسولی کیلئے بھی منظور کرلیا +

خوشحالگڈھ کوہاٹ لائین کی تعمیر منظور ہوچکی ہے سفر مینا کی دو کمپنیان اسکے کام پر لگائی جائین گی جن مین سے ایک غالباً کمپنی نمبر ۶ سفر مینا ہوگی جو راولپنڈی مین مقیم ہے +

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے سرکاری ملازمان کو اراضی معطور جاگیر و انعام عطا کرنے کی بابت خاص ہدایتین ناخذ فرمائی ہین۔ سرکاری ضابطہ یہ ہی کہ گورنمنٹ سرونٹ کسی قسم کی تجارت نہین کرسکتے۔ اور نہ زمین خرید سکتے ہین۔ اونکے متعلق یہ خاص عنایت کیجیگی ہی کہ سرکاری زمین اگر نیلام ہوتی ہو تو وہ خریدنے کے مجاز ہونگے آئندہ سے جاگیرین اور اراضی کسی نوآبادی وغیرہ پر سرکاری ملازمون کو اوسوقت تک نہ ملینگی جب تک کوئی تایان خدمت نہ کی ہو۔ وہ ایک سال کے اندر نشین لینے والے نہ ہون۔ جہان کہین اس قاعدہ کی خلاف ورزی ضروری معلوم ہو گورنمنٹ کی اجازت حاصل کرنا لازمی ہی۔ نمبردار ذیلدار وغیرہ اس قاعدہ کے عملدرآمد مین سرکاری ملازم متصور نہین ہونگے۔ جو لوگ سرکاری ملازمت مین ہین اونکی درخواستین بابت عطیہ اراضی اگر ہدایات مجریہ کے خلاف ہون تو معمولی حالتون مین منظور نہین کیجائین گی۔ ان ہدایتون سے تمام سررشتہ جات کے اعلےٰ افسرون کمشنران و ڈپٹی کمشنران کو اطلاع دیگئی ہے +

ریاست پٹیالہ کے متعلق ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ مہاراجہ صاحب علیل تھے۔ تین ڈاکٹر انکا معالجہ کررہے تھے اب کسی قدر افاقہ ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہی کہ وکیل گورنمنٹ کے حکم کے بموجب مہاراجہ صاحب نے بعض دیسی احباب کو گھرون کو قفل لگادیا ہے اور ان پر گارد کا پہرہ مقرر ہوگیا۔ اور کہ ریاست کی قیمتی جواہرات بعض قبضہ مین نکالے گئے ہین۔ کلب کے دروازے بند کردیئے گئے ہین۔ اور ہر موسم سرما مین جو مہمان آیا کرتے تھے انکی بھی روک ٹوک ہوگئی ہے نیز وہ خاص اشخاص جو ہمیشہ مہاراجہ صاحب متوفی کے پاس آیا جایا کرتے تھے ریاست کے مال دیکھ گئے ہین ریاست کے مال اسباب کی فہرست بڑی احتیاط اور باضابطگی کے ساتھ تیار ہورہی ہے۔ اور اس فہرست صرف جواہرات اور قیمتی اشیاء ہی کی نہین بلکہ گھوڑون۔ گاڑیون اور اونکی ساز وغیرہ کی بھی ہے یہ کام حسابات کی بھی چہان بین ہورہی ہے۔ مہاراجہ صاحب کیخدمت مین جو لوگ ہر قسم کی اسامیون پر مامور تھے تقریباً سب نکالے جائین گے" +

لارڈ و لیڈی کرزن صاحبہ مع سر ولیم کننگہم اور ولیرگل سٹاف کے ۱۹ر تاریخ کی شب کو ڈنر کے بعد کلارنس بند کلارنس مین سوار ہوکر کوچین سے روانہ ہوئے اور ۲۰ کی صبح کو مقام کوئلون پہونچے۔ چھوٹی کشتیان والیسرگل پارٹی کو کنارہ پر لائین اول تو اس گنبد مین جو ساحل پر بنا ہوا ہے ایک جلسہ استقبال ہوا پھر حضور والیسرائی گاڑی مین ۴۲

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ حجاز ریلوی جو میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا +

میزان مندرجہ اخبار وکیل مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۹۰۶ء (نمبر ۳۴ جلد ۶) (صفحہ ۳۹۳)

فضل الٰہی صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ		صہ
منشی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول		صہ
زوجہ میر لیاقت حسین صاحب کوتوال	عہ	کل ۷ے
نمازیان مسجد ڈیپی سردار خانصاحب	عار	
محمد عظیم صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ گجرات (پنجاب)		عہ
مرزا حمید ربیگ صاحب انسپکٹر پولیس		عہ
منشی میر احمد صاحب سب اوورسیر		صہ
ڈاکٹر نبی بخش صاحب از شکارپور سندھ		عار
منشی نور احمد صاحب از قلعہ مجیٹھہ		۱۴ بعہ

میزانکل (اسالۃ الاعلام ۴۴۴)

حضرت شیخ الاسلام صاحب نے چندہ حجاز ریلوی کی قسط دوم کی بابت ۶۶۰۰ قرش دیئے ہیں۔ آپ کل ۶۶۰۰ قرش دینگے جو انکی ایک ماہ کی تنخواہ ہے +

اہم وکیل کے کسی پچھلے نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ قسطنطنیہ اور بیروت کے رئیس التجار عبود و حلبونی نے مشترکہ سرمایہ میں سے چندہ حجاز ریلوے میں دو ہزار پونڈ اس شرط کے ساتھ دینے کئے ہیں کہ ہر سو کیلومیتر کے تیار ہونے پر سو پونڈ دینگے۔ اب موصالذکر صاحب نے علاوہ رقم مذکور کے ایک ہزار پونڈ خاص اپنے سرمایہ میں سے اسی شرط کے ساتھ دینے کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء +

سلسلہ ٹیلیگراف حجاز مدائن صالح تک پہونچ گیا ہے اور وہاں ایک سٹیشن بھی تعمیر ہو گیا ہے +

عبدالغنی آفندی بیضون نے محل برج ابی حیدر واقعہ قسطنطنیہ میں اپنے خرچ سے ایک جامع مسجد بنانی شروع کی ہے +

تمام بنادر عثمانیہ میں اسکندریہ سے آنے والے مسافروں کے لئے قرنطینہ موقوف کر دیا گیا ہے +

حضرت خلافت پناہی نے مہاجرین کے لئے ضلع انطالیا میں معمورۃ الحمید نام ایک گاؤں بسائے جانیکا حکم دیا ہے +

قدس شریف میں مرض چیچک کا بہت زور ہے +

بصرہ اور نجد کے مابین سلسلہ خبر رسانی کے لئے حکومت سنیہ کیطرف سے کلید البحر الاحمر یہ نام جہاز مقرر کیا گیا ہے +

قراحصار شرقی کے ایک متمول عیسائی نے قراحصار اور طربزون کے اسلامی و غیر اسلامی مدارس کی امداد کیلئے بہت سا روپیہ دیا ہے +

حکومت سنیہ نے بلاد یمن میں شراب کے داخل ہونے کی سخت ممانعت کر دی ہے +

حضرت خلافت پناہی نے ایک اعلیٰ قسم کا قیمتی گھوڑا شاہ جاپان کے لئے تحفتہً ارسال کیا ہے +

تحسین پاشا ملی رئیس التجار آستانہ علیہ نے دولت عثمانیہ سے اناطول کی بہر سقاریہ میں جہاز چلانیکی اجازت طلب کی ہے +

حضرت خلافت پناہی نے حسب الطلب ابن الرشید شیخ المشائخ نجد کے تو نجانہ عامرہ میں سے دو معلم صنعت و حرفت کی تعلیم کے لیئے وہاں بھیجدیئے ہیں۔ دو توپیں بھی ساتھ بھیجی ہیں +

مسلمانان لورپول نے نوجوان لڑکوں کی ایک جماعت فوجی قواعد سیکھنے کے لئے تیار کی ہے جسکے افسر احمد کو سلیم پسر شیخ عبداللہ کو سلیم مقرر ہوئے ہیں +

حضرت خلافت پناہی نے دس ارمنی لڑکوں کو مکتب سلطانیہ میں بغرض داخل کرنیکا حکم دیا ہے +

پچھلے دنوں قصر یلدیز میں نئے روسی سفیر کو دعوت دیگئی جسمیں وزیر صیغہ خارجیہ اور سفیر دولت عثمانیہ متعینہ پیرس اور باب ہمایونی کے چند ملازم شامل تھے۔ سفیر موصوف دار السعادت سے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم روس سے ملنے کے لئے تقادیہ گئے ہیں جو روسی سرحد پر واقع ہے۔ حضرت خلافت پناہی کیطرف سے بھی چند اصحاب تبلیغ سلام سلطانی کی غرض سے وہاں بھیجے گئے ہیں +

حضرت امیر المؤمنین نے قسطنطنیہ کے محلہ غلطہ میں جامع العرب نام ایک مسجد تعمیر کیجانیکا حکم صادر فرمایا ہے +

خلافت پناہی نے ازراہ ترحم ان ذخائر کا محصول گذر معاف کر دیا ہے جو قحط زدگان ہند کیلئے بھیجے جائینگے +

محمود پاشا داماد نے جو آجکل مصر میں ہیں وہاں کے اوٹیران اخبار سے ملنا بالکل ترک کر دیا۔ بلکہ بعض اوٹیروں کو تو آپ نے صاف جواب دیدیا کہ میں مصر میں اس لئے نہیں آیا کہ اعلیحضرت سلطان المعظم کے خلاف یہاں بھی اسی طرح ایک علمی حشر بپا کروں جس طرح کہ یورپ میں کر چکا ہوں۔ میں یہاں صرف اپنے صحت کے خیال سے اور آثار قدیمہ کے مشاہدہ کے لئے آیا ہوں۔ حضرت خدیو المکرم پاشائے ممدوح اور اعلیحضرت امیر المؤمنین میں صفائی کرائے اور پاشائے موصوف کو عفو تقصیرات کرانیکی کوشش کر رہے ہیں جسمیں بہت کچھ کامیابی کی امید ہے۔ پاشائے ممدوح اور انکے دونو بیٹے اعلیحضرت سلطان المعظم کے ظل عاطفت میں رہنے کیلئے آستانہ واپس ہو جائینگے +

افسوس سید فضل پاشا امیر زفاف انتقال کر گئے۔ اور دار السعادت میں دفن کئے گئے۔ مرحوم ۱۲۴۰ ہجری میں مالابار میں پیدا ہوئے تھے انکے والد بزرگوار عارف باللہ علوی بن محمد بن سہل ولیائی کبار میں سے تھے۔ مرحوم کے اسلاف کئی پشتوں سے مکہ سے مالابار چلے آئے تھے۔ آپ کو والد بزرگوار نے آپ کی تعلیم میں بڑی نگہداشت کی تھی۔ مرحوم ۱۲۶۲ھ میں مالابار سے ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ اوائل ذیقعدہ ۱۲۶۹ھ میں بعہد حکومت سلطان عبدالمجید خان اول باشانی میں سلطان عبدالعزیز کے زمانہ میں قسطنطنیہ تشریف لیگئے جہاں آپکا بہت کچھ اکرام کیا جاتا رہا۔ مگر واپس چلے آئے ۱۲۹۲ھ میں رفاقہ کے امیر مقرر ہوئے حضرت خلافت پناہی کی خدمت میں جب قسطنطنیہ آئے تو امیر المؤمنین نے بہت انعام و اکرام سے پیش آئے۔ اور وزیر کار تبہ عطا فرمایا۔ علاوہ بہت سی املاک کے مرحوم کی کثرت کیساتھ عمدہ عمدہ تالیفات ہیں جن میں اکثر چھپی ہوئی ملتی ہیں۔ آپ کی عمر ۷۰ سال کی ہوئی۔ خداوند کریم غریق رحمت کرے +

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ جلسہ کی پٹنہ میں بڑی سرگرمی سے تیاریاں ہو رہی ہیں استقبالی کمیٹی خاص گرمجوشی سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ مسٹر سید شرف الدین اور مسٹر سید حسین امام بیرسٹرایٹ لا باضابطہ طور پر اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ مہمانان کانفرنس کے طعام و قیامگاہ کا معاملہ بھی طے ہو گیا ہے چنانچہ سیکرٹری صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ ہر ایک ممبر کو شرکت جلسہ کی جملہ مصارف کی غ ادا کرنی ہوگی۔ اس میں ممبری کی فیس بھی شامل ہے جس کی علیحدہ پانچ روپیہ فی ٹکٹ مقرر ہیں +

جامع مسجد لکھنؤ کی تکمیل ہو کر مسلمانوں کے حوالہ کی جائے گی یہ مسجد محمد علی شاہ بادشاہ بانی امام باڑہ حسین آباد نے شروع کی تھی۔ بادشاہ کے انتقال سے اس کی تعمیر رک گئی تھی۔ ورنہ شاہ مرحوم کا ارادہ تو یہ تھا کہ اسی دہلی والی جامع مسجد کے مقابلہ میں بنائے۔ واگذار ہونیکا نصف خرچ گورنمنٹ نے دینا کیا ہے اور نصف حسین آباد فنڈ سے لیا جائیگا +

گورنر جنرل بہادر نے کونسل جنرل فارس متعینہ بمبئی کے عہدہ پر حاجی محمد خان کاشف السلطنت کی جگہ مرزا علی محمد خان کا تقرر تسلیم کر لیا ہے +

طرکش سکہ میں اس وقت صرف ۵ پارہ اور ۱۰ پارہ کے سکے ہی مضروب نہیں ہو رہے بلکہ ۱۰ میں ۱۲½ و ۲۵ و ۵۰ پیاستر کے طلائی سکے بھی ڈھل رہے ہیں۔ یہ سکے ترکی لیڈیان بطور زیورات کے استعمال کرتی ہیں۔ انکے لئے مطلوبہ سونا عثمانی بینک بہم پہونچاتا ہے جسمیں ۲۰ فیصدی کمیشن ملتا ہے۔ ان سکوں کو گورنمنٹ لاگت کی قیمت پر فروخت کریگی۔ گورنمنٹ نے ممانعت کر دی ہے کہ بیرونجات کے مضروب شدہ ہیجو قسم سکوں کی درآمد فروخت ہرگز نہ ہونے پائے۔ اس نمونہ کے باہر کے بنے ہوئے سکوں کو حکام دو ٹکڑے کر کے مالکوں کو واپس کر دیا کرینگے جن صرافوں کے پاس ان سکوں کا کثیر التعداد ذخیرہ ہے۔ انہوں نے گورنمنٹ کیخدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ انظام جدید سے ہمارا بڑا نقصان ہوگا +

ترکی اخبارات مظہر ہیں کہ یروشلم میں چند حبشی سردار پہونچے ہیں جن کو شاہ مینلک نے روانہ کیا ہے تاکہ اس مہمان خانہ کی مرمت کا بندوبست کریں جو شہنشاہ بیگم اتھوبیا نے ابی سینیا کے حجاج کیلئے تعمیر کرایا تھا۔ ان افسروں کو فرنچ کونسل نے حکام یروشلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور شہنشاہ مینلک کیطرف سے توفیق پاشا گورنر یروشلم کو تحائف نذر کئے۔ ان کے پاس ۸ ہزار پونڈ کی رقم ہے جو اس مقدس مقام کے ایشیائی مسافروں کے خانقاہ میں دیجائیگی +

بقول اخبار "زمانہ" فارس کے اون اضلاع مین بڑی ہلچل پڑی ہوئی ہے جو سرحد ٹرکی پر واقع ہین بالخصوص صوبہ آذربائیجان مین۔ قزاقون کے جتھون نے ملک کے اس حصہ مین لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ جہان انکا گذر ہوتا ہے۔ خوف وخطر اور تباہی و بربادی ہر چہار طرف پھیلجاتی ہے سلطنت ایران نے ان کے مقابلہ کیلئے ایک مضبوط فوجی دستہ روانہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ صورتِ حال نے بابعالی کو بڑا متردد کیا ہوا ہے کیونکہ اسکے ساتھ ہی روسی افواج بھی اپنی سرحد ایشیاء کوچک پر آن کر جمع ہوگئی ہین +

مارشل شاکر پاشا بیج امیر البحر عسکری پاشاء وکرنیل جواد بے ایڈیکانگ ہز مجسٹی اور کرنیل صالح بے کے سلطان المعظم کی جانب سے بہت سے تحفے ولیعہد جرمنی اور شہزادی وکٹوریہ لوئیس دختر قیصر ولیم کے واسطے لے کر برلن گئے ہین +

اون فراریون کے لیئے کریمنل کورٹ ٹرکی سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگئے ہین جنہون نے حکم کی تعمیل نہین کی۔ اور واپس آنکر ترحم سلطانی کے متمنی نہین ہوئے۔ انمین سے تین سلیمان نوری آفندی احمد آفندی اور نظمی آفندی تو اسی اخبار کے ایڈیٹر ہین جو انقلاب سلطنت کا مؤید ہے یعنی جریدہ "عثمانلی" جو ترکی زبان مین لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ ایک اور ملٹری ڈاکٹر اڈجوٹینٹ میجر اسمٰعیل کمال ہے۔ پانچوان شخص فرار ہونیسے پہلے فارن پریس کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ انسے مجموعہ تحریرات کی دفعہ ۵۸ کے بموجب سلوک کیا جائیگا۔ حکام کو حکم ہوا ہے کہ ترکی علاقہ مین جہان کہین ملین اونہین فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ کورٹ آف اپیل نے محمد حامدی کے لیئے بھی ایسی ہی باغیانہ کارروائیون کے باعث جن کے ثابت ہونے پر وہ آنمیں مبتلا گیا تھا۔ سزاء کا حکم چڑھایا ہے۔ مزید برآن اسکی جایداد بھی ضبط کیجائے گی +

افسوس شمس العلماء مولانا مولوی شبلی نعمانی کے والد بزرگوار جناب مولوی شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل رئیس اعظم گڈہ بارہ نومبر کی صبحکو انتقال فرما گئے۔ قومی کاموں مین آپ مسلمانانِ اعظم گڈہ کی روح ورواں تھے۔ وکالت مین آپ کی لیاقت مسلمہ تھی۔ تحریر وتقریر مین خاص امتیاز رکھتے تھے۔ نیک نامی وشہرت اس درجہ کیا ہوگی کہ مولانا شبلی نعمانی جیسے مخدوم آپکے صاحبزادے ہین۔ اور ماشاء اللہ آپکے مولوی محمد اسحٰق صاحب بی۔ وکیل ہائیکورٹ ہین۔ مہدی حسین مرحوم کیمبرج یونیورسٹی کے بی اے اور بیرسٹرایٹ لا تھے۔ ایک اور صاحبزادے نے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ چھوٹے بیٹے محمد جنید بی۔ اے مین پڑھتے ہین۔ ہمین مرحوم کے جملہ پسماندگان خصوصاً مولانا شبلی اور آپ کے دوسرے بھائیون سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا انہین صبر جمیل عطاء فرمائے اور شیخ صاحب مرحوم کو اپنے جوار مغفرت مین جگہ دے +

انجمن تہذیب ردولی ضلع بارہ بنکی کے بانی جناب شاہ مختار احمد صاحب علاوہ خاندانی اعزاز کے اپنے ذاتی اوصاف۔ اور قومی خدمات کی وجہ سے بھی خاص امتیاز ووقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین۔ کچھ مدت سے آپنے ہائیکورٹ حیدرآباد مین وکالت شروع کر دی ہے۔ اس سال ماہ جمادی الثانی مین اپنے والد بزرگوار کی وفات کی وجہ سے بغرض شرکت عرس وبجاآوری خدمات خاص جو شاہ صاحب مرحوم بجالاتے تھے۔ دکن سے وطن تشریف لائے تھے۔ انجمن موصوفہ کیطرف سے مولوی فرید الدین صاحب نعمانی کے مکان پر آپ کو خیتی دعوت دیگئی جس مین مولوی مظہر الحق صاحب نعمانی۔ مولوی بشیر الدین احمد صاحب صدیقی نبیرہ مظفر نبی۔ وخواجہ چوہدری افضال احمد صاحب رئیس ردولی ومولوی افضال احمد صاحب نعمانی وغیرہ بزرگون نے مناسب حال تقریرین کین۔ حضرت مولینا محمد سلیم صاحب انصاری ومولانا خیر الدین صاحب نے مسلمانون کا یک جان ہونا اور باہم خوش اخلاقی سے رہنا بآیات قرآنی واحادیث نبوی ثابت کیا۔ شاہ صاحب نے ہر سپیکر کا جواب علیحدہ علیحدہ شکریہ کے لہجہ مین دیا۔ ۹ بجے شب کے جلسہ ختم ہوا +

قصبہ کاندہلہ کی عیدگاہ کی تعمیر ایک وسیع پیمانہ پر اور بطرز جدید شروع ہوچکی ہے۔ جو پوری ہونے پر نہ صرف بحیثیت ایک عجیب شاندار عمارت ہوگی۔ اور اسلامی شوکت کا ایک دیرپا نشان سمجھی جائیگی۔ مگر افسوس سرمایہ کی کمی کے باعث ہنوز یہ کار خیر نامکمل پڑا ہوا ہے۔ برادران دینی کو ہمت وحمیت سے کام لینا چاہیئے۔ حافظ احسان الحق صاحب جو اپنا وقت عزیز اور سعی کثیر تعمیر عیدگاہ کے لیئے وقف کر چکے ہین آجکل اضلاع پنجاب وغیرہ مین بغرض استمداد دورہ کر رہے ہین۔ حامیان دین متین سے ہمین کامل توقع ہے کہ انکی فیاضی حافظ صاحب موصوف کے اس سفر کو کامیاب بنانے مین پہلو تہی نہ کریگی +

منشی نصیب احمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع گورکھپور سے تحریر فرماتے ہین کہ مبلغ پندرہ روپیہ چندہ حجاز ریلوے مین پیشتر بھیجا تھا۔ اب مبلغ ۲۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمت مین پہونچین گے۔ ان مین سے مبلغ ۵ روپیہ شیخ بشیر احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر نے عطاء فرمائے ہین اور وہ نہایت دریادلی سے مبلغ ۵ روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہین جن مین سے مبلغ ۱۰ روپیہ اقساط مین براہ راست وہ آپ کیخدمت مین بھیجین گے۔ باقی پندرہ روپیہ کا حساب اسطرح ہے حافظ محمد ابراہیم صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ ملا محمد حسن صاحب سارجنٹ۔ اشرف خان صاحب پٹواری۔ ولید اد خان صاحب رنگیر۔ ابراہیم خان صاحب اعلیٰ نمبردار متفرق۔ خداوند کریم ان صاحبان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسرے مسلمان بھائیون کو بھی ایسی ہی نیک توفیق عطاء فرمائے +

ولایت قونیہ سے اس وقت تک ۴۴۳۰۰ قرش جمع ہوچکا ہے +

ضلع ارکلی کے موضع تیمور جلیہ مین ایک عیسائی عورت ایک سو تیس سال کی ہے۔ مگر اس وقت تک مضبوط ایسی ہے کہ بیاہ شادیون کی جلسون مین نوجوانون کیطرح ناچتی کودتی ہے +

قونیہ مین المحمودیہ نام ایک مدرسہ کا بنیادی پتھر رکھنے وقت بہت بڑا جلسہ دعوت کیا گیا۔ اور حضرت خلافت پناہی کی ترقی عمر وبقائے دولت کی دعا مانگی گئی +

چند فوجی افسر جرمنی بھیجے گئے ہین۔ تاکہ سب سے عمدہ اور اعلےٰ قسم کی بارود دریافت کرکے خرید کرین +

بحر اسود مین ایک روسی جہاز غرق ہوگیا۔ ۴۵ مسافر اور ۷ ملازمین ڈوب گئے +

یکم رجب کو شب جمعہ لیلۃ الرغائب تھی۔ اس رات قسطنطنیہ بقعہ نور ہو رہا تھا۔ تمام مساجد ومساجد نہایت مزین اور آراستہ تھین۔ روشنی اور چراغان نے رات کو دن بنا رکھا تھا۔ تمام رات تلاوت قرآن مجید اور درود خوانی ہوتی رہی اکثر مساجد مین مولود شریف کی مجلسین ہوئین۔ غرباء اور مساکین کو کھانے دیئے گئے۔ موئے مبارک اور دیگر زیارات زائرین کے لیئے کھول دیگئین۔ جسکو تمام بڑے بڑے امراء۔ وزراء اور اعیان سلطنت خلیفۃ المسلمین کی خدمت مین عرض سلام اور مبارکباد کے لیئے حاضر ہوئے +

افسوس پانی پت کے نوجوان رئیس چوہدری حشمت علیصاحب صرف چار روز بخار مین مبتلا رہکر ۲۴ سال کی عمر مین اس عالم فانی سے چلدیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت کرے نہایت نیکدل۔ ہونہار رئیس تھے بہت سی امیدین مرحوم کی ذات سے وابستہ تھین۔ آپ چوہدری ریاست علی خانصاحب مرحوم رئیس اعظم کے صاحبزادے اور چوہدری مظہر علیخانصاحب ڈپٹی کلکٹر انہار کی بھتیجے تھے۔ مرحوم نے ایک خورد سال لڑکا چھوڑا ہے ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم اس نونہال کو عمر طبعی عطا فرماوے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے +

اخبار بمبئی پنچ بہادر مین جو فہرست چندہ حجاز ریلوے کی چھپ رہی ہے ہمین اسوقت تک کی میزان ۵۰۶ روپیہ ہے +

لاہور کوچہ گنگ زئیان مین ملک بستو صاحب مرحوم گنگ زئی رئیس اعظم کے مکان پر اتوار کو بجز شام کے مرحومین قوم کی تعزیت کیلئے سنٹرل گنگ زئی ایسوسی ایشن لاہور کا ایک ماتمی جلسہ بصدارت خانصاحب بابو حاجی میر ان بخش صاحب پریسیڈنٹ اسٹنٹ چیف انجینیر ریلوے سکندرآباد منعقد ہوا۔ کثیر تعداد حاضرین کی اتفاق رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ پسماندگان مرحومین سے منجانب ایسوسی ایشن اظہار افسوس ومدردی کیا جائے اور خصوصاً جناب ملک حسین بخش صاحب مرحوم کی یادگار مین ایک فنڈ قائم کیا جائے جس سے اپنی قوم کے ہونہار طلباء کو وظیفہ ملا کریگا۔ ۳۰۰ روپیہ کی قریب رقم چندہ اوسیوقت جمع ہوگئی +

ترکی اخبارات بڑے پرجوش لہجہ مین اوس حال کی دریافت کا ذکر کرتے ہین جو مقام اہناز متصل انغلی واقع ضلع قونیہ مین ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آثار قدیمہ مین یہ اپنی قسم کی کاملترین یادگار ہے۔ عجائب خانہ اسلامبول مین سکندر اعظم کی جو قبر ہے اوس سے بھی اسکا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ اسے بھی محولہ بالا آثار قدیمہ سے مستثنےٰ نہ سمجھنا چاہیئے ایک قبر کا تعویذ ہے بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جسپر پھولون۔ جنگ جو سپاہیون اور جانورون کی مورتین تراشی ہوئی ہین۔ نہایت نفیس ونادر کاریگری کا نمونہ ہے یہ ایک بڑی قیمتی یادگار قدامت کی ہے۔ اگرچہ نہ تو ابھی تک اسکی تاریخ معلوم ہوئی اور نہ اوس پر کا پتہ لگا ہے جسکی یہ یادگار ہوگی۔ اسے قسطنطنیہ لانیکا ارادہ ہے گویہ ایک وقت طلب کام ہو کیونکہ اسکا وزن تیس ٹن ۳۰ ہے مگر ۴۰ کام ہو رہا ہے ولایت قونیہ کو گئے ہین۔ وہان ایک ایسی گاڑی بنوائین گے جس مین اسکے رکھنے کی کافی گنجائش ہو اور مضبوطی بھی اتنی ہو کہ اسکا بوجھ سہار سکے۔ اسیطرح حال مین شطہ کے قریب صوبہ کونیہ کے ایک میدان کو کھودتی ہوئی کاریگرون کو

(اسد الہم)

محاربۂ چین

۱۵ نومبر۔ ریوٹر ٹنٹسن سے مظہر ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شہنشاہی فرمان شایع ہوا ہے کہ فغفور اور شہنشاہ بیگم پیکن کو چلی آئین گے۔ افواج متفقہ ٹنٹسن کی قلعہ نشین فوج کو مستحکم کر رہی ہین۔ کیونکہ علوم ہین شورش کا خطرہ ہے جن مین سے تہائی حصہ بالیقین بوکسر ہین +

۱۶ نومبر۔ چینی سفیر متعینہ پیرس سے حال مین ملاقات ہوئی تو اونے کہا کہ موجودہ گفتگوئے مصالحت صرف ظاہری دکھاوا ہے۔ چین کے خاص نمبر جو شہنشاہ بیگم کے انتقام سے ڈرتے ہین انکے امکان مین صرف یہ ہے کہ منصوبے گانٹھا کرین۔ پڑے پڑے آرام کیا کرین اور زمانہ سازی کی باتین بنا دین اور بس۔ دول عظام کو چاہیئے کہ فغفور کو شہنشاہ بیگم کی تباہ کن سرپرستی سے نجات دلائین۔ بعد کی خبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف بیان کرتا ہے کہ جنگی جہازہ موسومہ گلوری ۲۱ ماہ حال کو چین روانہ ہوگا۔ اور کہ امیرالبحر سیمور کی سیاوا اس وقت تک کمیٹی بڑھ جائیگی جب تک کہ چین کی مشکلات کا جھگڑا طے ہو۔ پیکن مین افواہ ہے کہ کانسو مین مسلمانون نے بغاوت پھیلا دی ہے +

۱۷ نومبر۔ واشنگٹن (امریکہ) مین پیکن کے اردگرد کونٹ والڈرسی کی فوجی کارروائیون سے متعلق بڑی شکایات پیدا ہو رہی ہین۔ وہ کارروائیان حد اعتدال سے بڑھی ہوئی اور چینیون کو تنگ کرنے و غصہ دلانیوالی خیال کیجاتی ہین۔ جاپان کی سیکرٹری متعینہ سفارت سینٹ پیٹرزبرگ سے جب ملاقات ہوئی تو اونے بیان کیا کہ پیکن سے افواج کا نکالنا اسیوقت معاملہ مین آنا چاہیئے جب کہ سفارتون کے پہرہ کا معقول انتظام ہو جائے۔ بعد کی تار ٹنگ ٹاؤ ٹائی۔ اور وٹنگفینگ ایک حکم بطور تازہ فرمان کے شایع کر رہے ہین جس مین شہزادہ توان اور دیگر اشخاص کو سابقاً مشتہر شدہ سزاؤن کے دیئے جانے کا حکم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کونٹ وان والڈرسی نے سینٹ پیٹرزبرگ کو روسیون کی شکایت بھیجی ہے کہ اونہون نے ٹاکو سے ٹونگ تاک کی ریل خالی چھوڑکر ویران ہونے دی۔ تاکن مین اس وقت کئی ایک اجنبی جنگی جہاز ہین۔ یقین کیا جاتا ہے کہ سنگنیفو کو سامان رسد بھیجنے کے خلاف معارضہ کرنیکا منشاء ہے۔ بعد کی خبر۔ چین کی فوجی حالات سے متعلق ایک جرمن نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ کونٹ والڈرسی کی زیر اہتمام فوجین چینی دربار کا تعاقب کرنیکے لیئے جیسی ہونی چاہئین ویسی نہین ہین۔ اور کہ افواج کی لیئے سرمایہ کی رہائش کا حاصل کرنا بڑا ضروری ہے۔ خبر ہے کہ جاپانی پر حملہ کرنیکا مقصد عملی طور پر حاصل ہو جائیگا +

۱۸ نومبر۔ کونٹ والڈرسی نے ۱۵ ماہ حال کو پیکن کے شہنشاہی محل مین پرنس چنگ اور لی ہنگ چنگ سے ملاقات کی۔ اس نے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ علاقہ کے گرد و نواح سے چینی افواج ہٹا لیجائین اور وعدہ کیا کہ اس وقت یہ جنگی ہمین موقوف کر دیجائینگی۔ چینی بیان کرتے ہین کہ ایک طاقت نے اجازت طلب کی ہے کہ بعض افواج کو پہاڑیون پر متعین کرے جہان سے کانٹنن دکھائی دیتا ہے کانٹنن کی لوگ فرانس کے منصوبون سے ڈرتے ہین +

۱۹ نومبر۔ فرنچ کالم جو تارتیکو پیکن سے روانہ ہوا تھا۔ ایک لڑائی کے بعد جس مین بوکسرون کے ۳۰۰ آدمی ضایع ہوئے ٹنگنگ مین داخل ہو گیا ہے۔ فرانسیسی شاہی مقبرون پر قابض ہو گئے ہین۔ بعد کی خبر۔ جرمن دستہ نے ۱۴ تارتیکو مقام سہتان پر قبضہ کر لیا۔ یہ مقام پیکن سے جانب شمال المغرب دیوار اعظم پر واقع ہے۔ چینیون کی ایک مضبوط فوج اس مقام کو خالی کر دیا +

۲۰ نومبر۔ شہنشاہ کونگسو نی شہنشاہ ولیم سے بذریعہ تار خبر وعدہ کیا ہے کہ ہیرن کٹلر کے قاتلون کو سزا دیجائیگی مشن کی حفاظت کیجائیگی۔ اور گفتگوئے صلح مین کامیابی ہوتے ہی فوراً پیکن کو لوٹ آئین گے۔ ایک جرمن دستہ مقام ہویالائی پہونچگیا ہے جسے دو ہزار چینیون نے گذشتہ شب کو خالی کیا تھا۔ کونٹ بولو نے کل مجلس وزرا مین ایک تقریر کی جس مین انکے کیسقدر طوالت کے ساتھ جرمن پالیسی متعلقہ چین کو حق بجانب قرار دیا۔ اور کہا کہ جرمنی کو ملک گیری کی خواہش اور تلاش نہین ہے۔ بلکہ اسے صرف آیندہ کی اصلاح اور امن کی ضمانت کا خیال ہے۔ روسی اخبارات بہ تقلید اپنی گورنمنٹ کے خیالات کو پیکن کی شرائط کو برا کہتے ہین۔ انکی رائے مین یہ شرائط ناممکن العمل ہین اور اس سبب سے معاملہ کے طول پکڑ جانیکا احتمال ہے۔

پیکن کی بلحاظ صفائی و حفظان صحت بڑی خراب حالت ہو رہی ہے۔ چیچک مین جو چینی مرتے ہین انکی لاشین یونہی پڑی پڑی سڑتی ہین۔ وبائی اس خوف سے نہین جاتین کہ مبادا غیر قومون کے لوگ رسوم تدفین مین مخل ہون۔

کوڑے کرکٹ اور فضلون سے بھی گھرون کی صحن بھرے پڑے ہین۔ انگریزی کوارٹر فکی سوداگہین بھی انکی بھی کچھ بندوبست نہین ہوتا۔ کونٹ بولو نے اپنی سپیچ مین یہ بھی ریمارک کیا کہ جرمنی کو یہ ہوس نہین ہے کہ دنیا پر خدائی کرین۔ ہماری قوم نپولین بونا پارٹ کی کبھی پیروی نہ کریگی۔ اسنے انگلو جرمن عہدنامہ کا بھی طمانیت بخش الفاظ مین ذکر کیا۔ اور زیر روس کی دوستانہ روش پر اطمینان ظاہر کیا جسکی زار نے کونٹ والڈرسی کی تقرر کو پسند و منظور کرکے یقین دلایا ہے۔

۲۰ نومبر۔ پیکن سے ٹائمز کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ لی ہنگ چنگ نے سفیران دول کی پاس ایک فرمان بھیجا ہے جس کی رو سے شہزادون اور دشمن کو بہت ہی خفیف سزا دیگئی ہے جو دربار چین کی رائے مین دی جاسکتی ہے۔ اس فرمان نے سفیران دول کے اس ارادہ کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے کہ سزاء موت کا مطالبہ کیا جائے۔

۲۱ نومبر۔ ایم ڈیلکاسی نے چیمبر آف ڈپوٹیز مین تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ چین کی سلطنت کو قائم رکھے۔ اور جہان تک ممکن ہو جلدی ہی اسکی اخراجات (جنگ) کو ختم کر دے مگر تاوقتیکہ اطمینان حاصل نہ ہو لیکن باتین نہین ہو سکتین +

۲۱ نومبر۔ مجلس وزرا مین چین کی بحث ہنوز جاری ہے۔ کونٹ بولو نے کہا کہ شہنشاہ نے افواج سے جو خطاب کیا انکی اخلاقی ذمہ واری بھی منظور ہے۔

ٹائمز کہتا ہے کہ کونٹ بولو اور ایم ڈیلکاسی کی تقریرین یہ ظاہر کرتی ہین کہ دول یورپ کا اتحاد و اجتماع غیر منقطع ہے اور امریکہ کی شکوک و شبہات بے بنیاد ہین کہ نسبت کے رکھنے تجارت اور حصہ بخرہ کرنے چین کے دول یورپ کی دعوی جھوٹے ہین۔ بعد کی خبر۔ امیرالبحر سیمور اور برٹش کونسل متعینہ ٹنگہائی الیکزنڈی نام شیمپو پر سوار ہو کر نیگسی کی بندرگاہون کو روانہ ہوئے ہین۔

۲۲ نومبر۔ جو چینی بنگال لانسرز اور دیگر افواج متعینہ ٹنٹسن مین ملازم تھے اونہون نے یہ عذر کرکے کام چھوڑ دیا ہے کہ بوکسر اس قصبہ پر حملہ کرنیوالے ہین — ۱۹ ماہ حال کو جرمن فوج رات بھر مسلح کھڑی رہی ٹنگہائی مین افواہ ہے کہ شہنشاہ بیگم نے ایک مخفی فرمان بدین مضمون نافذ کیا ہے کہ چینی و سپرائے تمام مقامات مین دول متفقہ کا مقابلہ کرین۔ پنچو ریا مین پھر از سر نو بیچینی پھیلگئی ہے۔ اور یہ جملہ امور اضطراب کی علامات سمجھے جاتے ہین +

آیفاً ٹنگہائی سے ٹائمز کی ایک تار خبر مظہر ہے کہ سزا دہی کے فرمان مین ٹنگفینو زیانگ کا نام نہ ہونا اس رائے کی تصدیق کرتا ہے کہ چین کا دربار شاہی اسکے قبضہ اقتدار مین ہے اور وہی دربار کو پیکن کیطرف لوٹنے سے روک رہا ہے۔ ٹائمز کی ایک تار برقی نیویارک سے خبر دیتی ہے کہ واشنگٹن مین کونٹ وان بولو کا یہ بیان خاطر تسلیم نہین کیا جاسکتا کہ چین کے معاملہ مین دول عظام متفق الرائے ہین۔ کہتی ہین کہ مسٹر کنگر کو ہدایت کی جائیگی کہ قتلہ جات کے انہدام اور چین کے عمائد سلطنت کو پھانسی دیئے جانے کے مطالبات کی تردید اور مقابلہ کرے۔

۲۳ نومبر۔ پیکن کی ایک تار سے معلوم ہوا کہ گزشتہ شبنہ کو جو مجلس منعقد ہوئی تھی اس مین کچھ اور ہی تازہ تر اختلاف رائے پیدا ہو گئی اور جلسہ بغیر کسی تعیین وقت کے ملتوی رہا۔ کیونکہ ہر ایک مبعوث نے اپنی اپنی گورنمنٹ سے استصواب کیا ہے۔ بعد کی خبر۔ امریکہ کے طرز عمل دربارہ چین سے متعلق ٹائمز کا بیان نیم سرکاری تہا۔ معلوم ہوتا ہے حکام واشنگٹن کے دلمین بات جم گئی ہے کہ موجودہ گفتگوئے مصالحت محض ملک کو خصہ بخرہ کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ چشم دید حالات سے معلوم ہوا کہ کاسکون نے دریائے امور کے کناروں سے چینیون کو ایک ایک کرکے نکالدیا ہے۔

آیفاً۔ مارننگ پوسٹ کا ایک تار پیکن سے مظہر ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمن مہم کو چینی سپاہ نے ہٹا دیا ہے۔ بعد کی تار ڈیلی ٹیلیگراف کا وقایع نگار متعینہ واشنگٹن لکھتا ہے کہ پریزیڈنٹ مک کنلی اور مسٹر ہے سیکرٹری آف سٹیٹ کو مسٹر کنگر کے طرز عمل سے جو انہنے چین مین اختیار کیا ہے مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔

۲۴ نومبر۔ روسی حکام مقیمہ ٹنٹسن اعلان کرتے ہین کہ ریلوی کو حوالہ کر دینے کے متعلق احکام مسترد و منسوخ ہون گے۔ وجہ کوئی نہین ظاہر کی گئی۔ ریل کی ٹکٹ اب روسی زبان مین چھپنے لگے ہین۔ امریکہ نے دول یورپ کے نام ایک کلر بھیجا ہے جس مین انسے چینی حکام کی سزا اور تاوان وغیرہ کے متعلق کیسقدر نرم تجاویز پیش کی ہین جن پر صلح مبنی ہو گی +

اشتہار

مسمی دلیوالی کی
اس نام کا ایک سفلہ
ہمارے ہان یہ لیچ ہے
یہ بیسوا لی نظمون اور اپنے
معاوضہ کی ایسے ہی
آپ پیچھے کی ایسے ہی
مصنف کی ایسے ہی
مین اس موذی کا ہی
سے نکالا ہے اور اپنا ہی
وبا صاحب سے پیدا ہونے
کسی تجارت سے
سے نکالا ہے اور اپنا ہی
ہے اور اپنا ہی
وغیرہ کی قیمت صرف ۲
المشتہر

محاربۂ ٹرانسوال

۱۵۔ نومبر۔ ربیرگ کے قریب ایک جنگ ہوئی جس مین کیپ پولیس کے تین آدمی ضایع ہوئے اور بوئیر سات مارے گئے۔ مسٹر کروگر پورٹ سعید پہونچگیا ہے۔ بعد کی تار۔ اخبارات ڈربن تحریر کرتے ہین کہ مقام کماٹی پورٹ اور دیگر مقامات مین جہان آب وہوا خراب ہی ہندوستانی سپاہی متعین کیے جائینگے کیونکہ وہ ایسے موسم کے عادی ہین۔ جنرل بوائز مع ایک بدرقہ کے لیڈی سمتھ سے مقام سٹینڈرٹن کو جارہے تھے۔ تمام راستہ غنیم نے مقابلہ کیا۔ برٹش سپاہ کے تین آدمی مقتول ہوئے۔ لارڈ میتھون مقام لختین برگ کو کوچ کر رہی تھے۔ بوئیرون سے مقابلہ ہوا۔ جو بھاگ گئے۔ اور ایک پوم پوم توپ چھوڑ گئے۔ جو مونا بند شرنام سٹیمر پر پکڑا گیا تھا۔ ہنیٹیک کورٹ کے حکم کے بموجب چھوڑ دیا گیا۔

۱۶ نومبر۔ ڈی ولرز جو گریکوالینڈ سے خارج کیا گیا تھا۔ اضلاع ڈگلس اور کمپبل واقع کیپ کالونی مین لوٹ کھسوٹ کر رہا ہے

۱۷ نومبر۔ بوئیرون نے کیمبرلی کے جنوب مین بیس مقامات مین ریل توڑدی ہے۔ بوئیرون کی نوجین بشوائے کے جنوب مین تاخت وتاراج کر رہی ہین۔ صلح سٹینڈرٹن کے باشندے دوبارہ کمانڈون مین جاجاکر شامل ہوتے ہین۔ مقام ریڈ کا عملی طور پر محاصرہ کرلیا گیا ہے۔

۱۸۔ نومبر۔ بلوم فونٹین کے جنوب مین مقام اڈنبرگ پر ۱۴ ماہ حال کو بڑی زور کی لڑائی ہوئی۔ بوئیر ریل توڑ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے پسپا کیے گئے انکو ۷ آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ بعد کی خبر۔ برٹش نے مقام کلرکس ڈورپ پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے جس مین انکا مقابلہ کوئی نہین ہوا۔ لارڈ رابرٹس رپورٹ کرتے ہین کہ ٹرانسوال مین کئی چھوٹے چھوٹے مقابلے ہوئے جن مین ہم کامیاب رہے۔ آن نس کلنگ فیوزیلیرز فوجکی چار سو آدمی جن مین سے اکثر جنرل بلر کے ماتحت لڑچکے ہین انہین حکم ملا ہے کہ جنوبی افریقہ جانے کو تیار رہین کیمبرونیا کے بعض زبردست دستون کو بھی وہان جانیکے لیے تیار رہنے کا حکم ہوا ہے۔

ایضاً۔ اگرچہ جہان تہان اکثر چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین بوئیرون کا بہتیرا کچھ نقصان ہوچکا ہے لیکن انکی خوش خصوصت مین معلوم ہوتا ہے ذرا فرق نہین آیا۔ اب ریلون اور گودامون پر مضبوط گارد ون کے پہرے بیٹھ گئے ہین۔ مگر پھر بھی ملک کو وسیع قطعات انکی لوٹ مار کیلیے غیر محفوظ پڑے ہین ضلع ہیڈبرگ کے بہت سے بوئیر قصبہ مین آکر پناہ گزین ہوئے ہین تاکہ اپنے کمانڈنٹ کے احکام کی تعمیل سے بچین جن کا یہ منشا ہے کہ جان کو خطرہ مین ڈالکر بھی پیہم از سرنو مسلح ہوجائین ضلع تھیبانچو مین بوئیرون کا ایک ایجنٹ دستہ نمودار ہوا ہے۔ اور توپون کے فیرون کی آواز بھی اس سمت مین سنائی دی ہے۔ بعد کی تار۔ لارڈ کچنر مع اپنے سٹاف کے میرٹزبرگ پہونچے اور وہان سے لیڈی سمتھ چلے گئے۔

۱۹۔ نومبر۔ لارڈ کچنر تال سے ٹرانسوال واپس چلے گئے ہین۔ بعد کی خبر ضلع سٹینڈرٹن مین بوئیر چستی پر ہین اور رسد رسان پارٹیون ریلوے سٹیشنون اور مال گدامون پر حملے کر رہے ہین۔ بعد کی تار۔ ری برگ کے قریب ریلوے کو تباہ کرنے کی بوئیر کوشش کر رہے ہے۔ ایک مسلح ٹرین نے اون کو منتشر کیا۔ بعد کی تار۔ انسپکٹر آف رئیونٹس کی جانب انگلیٹ رخصت ہونیکی موقع پر ڈربن کے کمانڈنٹ نے کہا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ وار آفس پر یہ ظاہر کردین گے کہ ہیلون کی جگہ خچرون کو لگانے کی بڑی ضرورت ہے۔ اور نیز ایسات کی کہ کیولری کے ہر ایک آدمی کو ایک زاید گھوڑا سامان حرب کا ضمنی رکھنے کیلیے ملے۔ پھر لڑائی کا جلدی ہی خاتمہ ہوجائیگا۔

۲۰ نومبر۔ اخبار ٹائمز مین ایک چٹھی چھپی ہے اسمین لکھا ہے کہ لسٹرن ہارس کے جنگی کارنامون پر ہندوستان کا فخر وناز بجا ہوگا۔ اور یہ کہ انکا نقصان جان جو بہت کم ہوا اسکی وجہ شاید یہ تھی کہ یہ سپاہی کو تعلیم اعلے درجہ کی ہوئی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے مصارف جنگ کے علاوہ یہ بھی تصفیہ کرلیا ہے کہ دس سے بارہ ملین تک مزید رقم زاید ذخایر اور جدید توپون کی خریداری مین صرف کی جائے یہ توپین جرمنی توپون سے مشابہ ہونگی۔ اگرچہ گولہ اسسے زیادہ بھاری پھینک سکین گی۔

۲۱ نومبر۔ لارڈ رابرٹس رپورٹ کرتے ہین کہ بوئیرون نے تھابانچو کے مشرق مین باہر کی ایک چوکی پر حملہ کیا۔ اور لفٹ پکیٹین اور رائیفل فورڈز کے تین سپاہی مارے گئے۔ اڈنبرگ کی نواح مین بوئیرون نے ریلوے اور ٹیلیگراف کو بار بار تباہ کیا ہے۔ اونہون نے کیمبرلی کے قریب پلون کو غارت کرنیکی کوشش کی اور ریل

کے قریب ایک چھکڑے اور ۱۳ آدمیون پر گہات لگائی۔ مگر ناکام رہے۔

۲۲ نومبر۔ افواہ ہے کہ لنڈن مین ایک پرائیویٹ پیغام تاریدین مضمون موصول ہوا ہے کہ لارڈ رابرٹس اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور سخت چوٹ آئی۔ لارڈ رابرٹس کا ایک سرسایہ منظر ہے کہ لیفس کی ایک بیرونی چوکی پر جو بالمور کے جنوب مغرب مین واقع ہے یکایک قبضہ کرلیا گیا۔ چھ آدمی مقتول اور پانچ مجروح ہوئے۔ اور اسامعید کرلیے گئے ایکدستہ نے جو مقام ریڈ اور ہیری سمتھ کے حوالی کو صاف کر رہا تھا بیان کیا کہ ۲۲ بوئیر مارے گئے۔ آٹھ سو آدمیونکا ایکدستہ ڈیوٹس ڈورپ سے مقام وینپر کیطرف بڑھا تھا۔ مگر پھر واپس لوٹ گیا سٹینڈرٹن اور پیٹرسبرگ مین چھوٹی چھوٹی لڑائیان ہوئین۔ ۷ انجینیرون کو اجازت ملی ہے کہ مقام رانڈ کو واپس چلے جائین اور کانون مین پھر کام شروع کردین۔ مگر پناہ گیرونکی کثیر تعداد انہایت آہستہ آہستہ بتدریج واپس ہوگی۔

ایضاً۔ گزشتہ یکشنبہ کو جو لارڈ رابرٹس کا گھوڑا گرا تھا۔ اس سے لارڈ ممدوح کو بھی تزلزل تو ہوا۔ مگر چوٹ نہین لگی۔ اور وہ بخوبی اپنے فرائض انجام دیتے رہنے کے قابل ہین۔ اونہین کوئی تکلیف محسوس نہین ہوتی۔ بعد کی تار۔ مقام بیرسبین واقع اور پنج ریور کالونی مین بوئیرون نے شکست کھائی اور بڑا بھاری نقصان اٹھایا۔ انکا کمانڈنٹ برانیٹ مجروح ہوا۔ بعد کی تار۔ مقام مذکور پر پہاڑیون سے میدان کیطرف اون پر گولہ باری کیگئی۔ جہان ہمارے لانسرز نے انکا مار مار کر بےتحاشا دم کردیا۔

۲۳ نومبر۔ کیپ ٹون سے ڈیلی ایکسپرس کی ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ لارڈ کچنر جنگ کو ختم کرنے کی تجاویز مکمل کر رہے ہین۔ اور کہ تمام نامہ نگاران تجاویز کے متعلق عملی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ٹرانسوال سے واپس بلالیے جائینگے۔

۲۴۔ نومبر۔ سنا گیا ہے کہ لارڈ کچنر کی ترقی عہدہ لفٹنٹ جنرل پر ہوجاویگی۔ تاکہ وہ جنوبی افریقہ مین لارڈ رابرٹس کے جانشین ہوسکین۔ ٹسمانین کنٹنجنٹ نوجکی لفٹنٹ ولبی کو وارم بیڈ مین جانبازی دکھانے کے صلہ مین "وکٹوریہ گراس" مرحمت ہوا ہے۔

مختلف خبرین

آسٹریا کی یونیورسٹیون مین آیندہ سے عورتون کو بھی ڈاکٹری امتحانات پاس کرنیکی اجازت ہوگئی ہے اور وہ سرکاری ڈاکٹر بھی ہوا کرینگی ابتک صرف طبی تعلیم پانے کی اجازت تھی۔

ہیضہ ابھی صوبہ پنجاب سے دفع نہین ہوا۔ ہفتہ مختتمہ ۱۰ نومبر مین ۶۹ وارداتین ہوئین حالانکہ ہفتہ ماسبق مین ۵۴ ہی تھین۔

کلکتہ کا ایک ہمعصر رادی ہے کہ ہندوستان کی یادگارون کو قایم رکھنے کے متعلق ایک قانون کا مسودہ زیر غور ہے جو اس سرما مین پیش ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بذریعہ اخبار پایونیر کے اعلان کیا ہے کہ میری جماعت آیندہ سے "فرقہ احمدیہ کے مسلمان" کہلائیگی۔

لارڈ ہوپ ٹون ۲۱ ر کی دوپہر کو بنگال نام سٹیمر مین بمبئی سے روانہ آسٹریلیا ہوئے۔ ہز لارڈشپ ابھی تک علیل ہی تھے۔ چنانچہ کپتان گڈرج ڈاکٹر صیغہ بحری ہند کے بنگلہ سے ڈولی مین بٹھاکر پہونچائے گئے رخصت پر آنریبل طور پر ہوئے صرف ہند کے افسران صیغہ بحری موجود تھے۔ ڈولی۔ پی او کمپنی کی کشتی موسومہ گانگوار مین رکھدی گئی جس نے اسے سٹیمر تک پہونچایا۔

سیلون سے برطانیہ کلان کو (۹۵۱۰۳۶۹۵) پونڈ چار بحیم جنوری سے ۱۲ نومبر تک گئی پچھلے سال انہی دنون (۸۷۵۹۴۲۶۵) پونڈ گئی تھی۔ دیگر تمام ممالک کو ۱۹۰۰ء مین (۳۸۹۷۲۰۳۹) پونڈ جاگئی اور پچھلے سال (۲۲۶۰۷۷۵) پونڈ گئی تھی۔

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار اپنے مقرر یورپ سے واپس آکر ۲۵ نومبر کو چار بجے شام کو مع الخیر لاہور پہونچے۔ امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر بہت سے احباب نے نہایت خلوص سے آپ کا استقبال کیا لاہور ریلوے سٹیشن پر بھی ایک بہت بڑا مجمع معززین کا آپ کے استقبال کے لیے موجود تھا۔

(سلطان)

کانگو فری سٹیٹ سے ایک اور قتل عام کی خبر پہونچی ہے۔ دیسی باغیوں نے لبجین قوم کے بیس آدمی مار ڈالے ہیں ؛

دار الخلافہ کوریا کی خبروں کے بموجب سیول و بچو ریلوے کی تعمیر جلدی ہی شروع ہو جائیگی فرنچ انجینیروں نے ٹھیکہ لیا ہے ؛

قیصر جرمنی ۱۶ اکتوبر بمقام برسلا کھلی گاڑی میں سوار ہو کر جا رہے تھے کہ ایک عورت نے کلہاڑی پھینک کر ماری جو گاڑی میں آ کر لگی مگر خیر گزری کہ کسی کو نہ پہونچا۔ عورت گرفتار کر لی گئی۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ وہ عورت پاگل تھی ؛

مس رابرٹس یعنی دختر لارڈ رابرٹس کو اب کچھ خطرہ نہیں ہے ؛

لارڈ روزبری نے جو تقریر گلاسگو کی ریکٹری (پادریوں کا محلہ) میں کی اسمیں آپنے کہا کہ بیسویں صدی بڑی سخت اور خوفناک مقابلہ بین الاقوام کا زمانہ ہوگی۔ فرمایا کہ قوم کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ حالت موجودہ سے زیادہ کاروباری۔ جنگ جو۔ تجارت پیشہ۔ اور مدبر بن جائے ؛

سیکرٹری آف سٹیٹ نے توپ خانہ کیلئے پچھ سو مزید گھوڑوں کی منظوری دی ہے تاکہ سامان جنگ کے دستوں کی ترقی ہو ؛

فرانس میں جہاز رانی کی ایک جدید کمپنی بنی ہے جو ٹیونس و الجیریا کی بندرگاہوں اور شمالی یورپ کی بندرگاہوں کو درمیان تجارت کریگی۔ فرانس کے ایک جرنل میں جو نوآبادیوں کے معاملات سے بالخصوص بحث کرتا ہے اس کمپنی کے مفصل حالات شایع ہوئے ہیں۔ کمپنی مذکورہ کیا بلحاظ سرمایہ کے اور کیا بلحاظ انتظام و اہتمام کے بالکل فرنچ ہوگی۔ آیندہ جنوری سے اس کا کام شروع ہو جائیگا۔ کہتے ہیں کہ اسکے ٹھیکے دیئے جا چکے ہیں جن کے ذریعہ سے اجرتی کام بہم پہونچا کریگا۔ کم از کم چار لائن سٹیمر ونکی ہونگی جو برابر باقاعدہ بحیرہ روم اور شمالی یورپ کے بندرگاہوں کے درمیان مصروف کار رہینگے۔ یہ چاروں لائینیں مفصلہ ذیل بندرگاہوں کا کام لینگی :۔ ایک تولون۔ فلپ ول۔ الجیرز آدرن۔ ہیور اور لندن کے درمیان تجارت کریگی۔ دوسری سکندریہ۔ ٹیونس۔ الجیرز۔ اوران۔ اوئن اور انٹورپ کے درمیان۔ تیسری پلرموسے چلکر جو اس کا مقام روانگی ہوگا ٹیونس بون۔ الجیرز۔ بورڈو اور ہمبرگ کو جایا کریگی۔ چوتھی سفیکس ٹیونس اوران بنیٹس۔ ڈنکرک اور لندن کے درمیان آمد و رفت رکھیگی۔ پابندی اوقات اور بھرتی کا اسکام میں خاص خیال رکھا جائیگا۔ چرچا ہے کہ ان جدید لائنوں سے ٹیونس اور الجیریا کی تجارت کو بہت ترقی ہوگی اور اگر خالص حب الوطنی کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو ان لائنوں کی قیام کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بحیرہ روم کی بہت کچھ تجارت دول غیر کے جھنڈے تلے سے نکلکر فرانس کے زیر تحت آجائے۔ تمام سٹیمروں میں ان اشیاء بار داری کیلئے جو خنک ہو سکتی ہیں ٹھنڈی کمرہ تیار ہونگے اور یہ بحث ہو رہی ہے کہ اس قسم کے مال کا کرایہ ان سٹیمروں میں اسی شرح سے جو اب پیرس اور مقامات فرانس شمالی کو جانیوالے مال پر چارج ہوتی ہے ۳۰ سے ۵۰ فیصدی تک کم لیا جائیگا۔

سیلون میں ان چھ سو بوئر قیدیوں کیواسطے جو کیٹیلونیا سٹیمر میں جنوبی افریقہ سے روانہ ہو چکے ہیں مزید مکانات بن رہے ہیں ؛

زار روس کی علالت کی نسبت عموماً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ زیادہ تر وہ کام کی کثرت سے بیمار پڑے ہیں۔ زار کا ولیعہد جو ڈنمارک میں مقیم ہے روس کو روانہ ہو گیا ہے۔ ۱۸ تاریخ کی خبر کے بموجب زار کی حالت اب اچھی ہے ؛

جرمنی کے دو آہن پوش سٹیمر یعنی "قیصر ولیہلم" اور "قیصر فریڈرک" بندرگاہ کیل میں داخل ہوتے ہوئے باہم ٹکرا گئے دونو کو تھوڑا تھوڑا ضرر پہونچا ؛

لارڈ ولزلی نے اس بارہ میں ہدایات شایع کی ہیں کہ موسم سرما میں باقاعدہ طور پر تمام افواج میں لیکچر ہوں۔ اور زیادہ تر توجہ میدان جنگ کی مشق پر کیجائے ؛

مارسیلز میں مسٹر کروگر کے اعزاز و استقبال کی جو تیاریاں نہایت دھوم دھام سے کیگئی تھیں لگاتار موسلا دھار مینہہ نے انکی مٹی خراب کر دی۔ لوگوں کا جوش دب گیا گلڈر لینڈ نام سٹیمر جس میں کروگر آتا تھا طوفان کی وجہ سے بیچ میں رک گیا ؛

آشانٹی کا کمانڈر انچیف پکڑا گیا ہے اور امید ہے کہ باغیوں کا مقابلہ اب جلدی ہی ختم ہو جائیگا ؛

رنگون کے چوکی والے توپخانہ کو اگلے سال سے ۶ انچی توپیں اور ۴٫۷ انچی تیز فر کرنیوالی توپیں ملینگی ؛

اٹک۔ میانمیر۔ انبالہ۔ بریلی اور جھانسی کی بارکوں میں ایک ساتھ کل کے پنکھے لگائے جائیں گے ؛

چوتھی پنجاب انفنٹری کے کرنل رڈوفرڈ کی سمعادکمانڈ میں دو سال کی توسیع ہوئی ہے ؛

ایک چھوٹی سی بہادر لڑکی

وہ افکار جو بالخصوص ہندوستان میں والدین کو متردد کرتے ہیں جبکہ انکے بچے انکی آنکھوں سے دور ہوتے ہیں۔ اعصاب کو صدمہ دینے کیلئے کافی ہوتے ہیں لیکن بڑی ہمدرد مائیں کی آنکھوں کے سامنے بھی بچے جن خطرات میں پڑ سکتے ہیں انکا بھی بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے عموماً علامات بہت خفیف ہوتی ہیں۔ اور محسوس ہونے سے پہلے نقصان ہو جاتا ہے۔

الفاظ مذکورہ کی صداقت کی ثابت کرنیوالی ایک واقعہ کی اخبار سوتھ لینڈ ٹائمز نے اطلاع دی اور کوائف کی تصدیق کیلئے ایک رپورٹر کو بھیجا گیا۔ ایڈیتھ ووڈ ایک چھوٹی سی لڑکی بارہ سالہ عمر کی ہے جس کے والدین انگلینڈ میں سوتھینڈ ڈون سی کے قریب گریٹ سٹام برج ولڈنس فارم میں رہتے ہیں رپورٹر لکھتا ہے کہ جب میں انکے مکان پر گیا تو مسز ووڈ اپنے مکان پر تھی۔ اور وہ اپنی لڑکی کی باتیں کرنے میں خوش معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس ماں سے کہا کہ وہ اپنے الفاظ میں واقعات بیان کرے۔

وہ کہنے لگی۔ ہاں پچھلے سال لڑکی عجیب حرکات کرنے لگی۔ اور جلدی ہی میں نے معلوم کر لیا کہ یہ صرف بچپن کے کھیل سے کچھ زیادہ امر ہے۔ میں نے ایک ڈاکٹر کو بلایا اور اوسنے فوراً کہدیا کہ یہ تو رعشہ ہے۔ وہ باقاعدہ اسکو دیکھنے آتا اور اس کیلئے نسخہ لکھتا۔ مگر اوس کو کچھ فائدہ ہوتا معلوم ہوتا فی الحقیقت اوس کو بہت تکلیف تھی۔ یہ بڑی ہنس مکھ۔ لڑکی تھی۔ اور اپنی ہمجولیوں کے ساتھ کھیلنے کو ہر وقت تیار تھی۔ مگر جب اسکو یہ شکایت پیدا ہوئی تو وہ گھر آکر اکیلی اوس بیٹھی رہتی۔ اسکے تمام بائیں پہلو میں مرض تھا۔ اور اسکا بازو بالخصوص اسکی کلائی اور ہاتھ ہر وقت ہل کھاتا رہتا۔ بعض دفعہ آدھی رات کو وہ چیخیں مار کر ہمیں جگا دیتی یہی حالت تین چار ماہ تک رہی۔ حتیٰ کہ ایک دن ایک ہمسایہ نے جسکی لڑکی کو ٹھیک یہی مرض ہوا تھا ہمیں صلاح دی کہ میں بھی وہی دوا جس سے اسکی لڑکی اچھی ہوئی ہے یعنی ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فار پیل کا استعمال کروں۔ میں نے اس معاملہ کا ذکر اپنے خاوند سے کیا۔ اور ہم نے ان گولیوں کے ایک بکس کا امتحان کرنے پر اتفاق کیا۔ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ پہلا بکس جو ہم نے خریدا۔ اس سے کچھ فرق نہ معلوم ہوا۔ مگر ہم نے ایک اور بکس خریدا۔ اور پھر ایڈیتھ بہت جلد اچھی ہو گئی۔ ہم نے کل تین بکس خریدے اور جب لڑکی نے تیسرا بکس ختم کیا۔ تو مرض بالکل جا چکا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر ولیمز پنک پلز نے میرے بچہ کو پوری صحت دیدی ہے کیونکہ کئی ماہ گذرے ہیں کہ ایڈیتھ نے وہ گولیاں کھانی چھوڑ دیں۔ اور اسکو اس مرض کا ذرا سا بھی اعادہ نہیں ہوا۔ اب ہنس مکھ ہے کہ جیسا کہ کوئی بچہ ہو سکتا ہے۔

اس موقعہ پر ایڈیتھ دوڑ پڑی اور اپنے تمام بھائیوں سے جن کے ساتھ وہ قریب کی کھیت میں کھیل رہی تھی۔ آگے بڑھ گئی۔ وہ صحت کی تصویر دکھائی دیتی تھی یہ کہنا کہ بچوں کے اعصاب نہیں ہوتے ایک مہلک غلطی ہے۔ نوعمر دن یا بوڑھوں جوانوں یا بچوں میں دماغ یا نخاع کی ہر مرض کا اظہار عصاب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور اس سے اس قسم کی شکایات مثلاً مرگی غش۔ فالج۔ درد عصبی وسطی عمر میں افعال و قابلیتوں کی فرومانگی اور بچپن یا بڑھاپے میں رعشہ پیدا ہوتا ہیں۔ ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز سے یہ تمام امراض رفع ہو چکے ہیں اور ناکامل پرورش اور کمزور خون کے نتائج مثلاً بچوں میں گٹھیا باؤ۔ اور جوانوں میں وجع المفاصل۔ اور عرق النساء بھی دور ہو جاتے ہیں۔

یہ گولیاں جسموں میں جو دو انچ لمبے اور ایک روپیہ کے برابر گول ہوتے ہیں۔ اور ہر ڈبہ پر گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جسپر سرخ الفاظ میں پورا نام (سات الفاظ) ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فار پیل پیپل لکھا ہوتا ہے۔ دو روپیہ فی ڈبیہ کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں۔

ہندوستان۔ برہما اور لنکا کے بازاروں میں تمام دوا فروشوں سے ملسکتی ہیں ؛ انکی بجائے اور دوا خواہ کھلی خواہ بند بکتی ہو بالکل نکمی ہے ؛

ڈاکٹر ولیمز میڈسن کمپنی کے ایجنٹ، دمودر تنسی، ۲ کالیا دیوی وڈ بمبئی
۵۰ کینگ سٹریٹ کلکتہ ھکین ؛

پنجاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ آف بنگال نے مسٹر نوراللہ صاحب کو چھوٹا ناگپور کا جوڈیشل کمشنر اور مسٹر احمد رضا کو اکسائز کمشنر بنگال مقرر فرمایا ہے۔ ان دونو تقرروں سے جملہ رعایائے بہار نہایت خوش اور گورنمنٹ کی شکرگزار ہے اور ہر دو صاحبان موصوف واقعی مستحق ترقی بھی تھے ٭

اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکرٹریٹ دفاتر کے لوور ڈویژن کے کلرکی عہدہ میں جو قریباً ۷۰ اسامیاں خالی ہیں انکے پُر کرنے کو گورنمنٹ کالج لاہور میں ۵ جنوری سنہ زیر اہتمام صاحب ڈائرکٹر بہادر ایک امتحان منعقد ہوگا۔ امیدواران کو ۱۰ فی کس فیس ادا کرنی ہوگی جو کسی قریب ترین سرکاری خزانہ میں جمع کر کے خزانہ کی رسید بورڈ آف ایگزیمینرز کلکتہ بھیجنی چاہیئے۔ داخلہ امتحان کی درخواستیں بھی ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے بورڈ مذکور کے سیکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہئیں ٭

جنگ ٹرانسوال اور شورش چین میں برٹش گورنمنٹ کا ہوقت فی ہفتہ بتیس اور تیس لاکھ پونڈ کے درمیان خرچ ہو رہا ہے

سرکاری رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ وضع ورمن ضلع گورداسپور میں طاعون سنہ ۳، ۲ وارداتیں اور ۲۳ اموات ہو چکی ہیں اور صرف ڈیڑھ ہزار کی آبادی کیلئے اس موذی مرض کا اتنا اثر بھی کچھ کم زبون نہیں۔ اب یہاں ٹیکہ ترقی پر ہے۔ بعد کی خبر مظہر ہے کہ وبا شدت سے پھوٹ رہی ہے۔ گیارہ موتیں اور بھی ہوئیں ٭

ڈیرہ غازیخان میں ۳ نومبر کو بلوچی زبان کا امتحان ہوا۔ مسٹر ڈبلیو آر ایچ مرک بالقابہ کمشنر ڈیرہ جات اس میں بامتیاز پاس ہوئے ٭

کپتان ایف۔ پی۔ ینگ سی۔ آئی۔ ای ۲۰ نومبر کو فرلو سے واپس آکر لاہور پہونچے۔ اسی تاریخ سے بمنظوری گورنمنٹ آف انڈیا انکی خدمات صیغہ خارجہ میں منتقل ہوئیں اور لیبر ٹلمنٹ آفیسر کے عارضی طور پر ریاست پٹیالہ کو تبدیل ہو گئے ٭

ضلع حصار میں اموات کی تشویشناک اوسط بلاشبہ اس وجہ پر مبنی ہوگی کہ قحط نے لوگوں کو اسقدر کمزور کر دیا ہے کہ وہ معمولی بیماری کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سرکار کیطرف سے بیماروں کو معقول مدد مل رہی ہے۔ ضلع میں چار ہاسپٹل اسسٹنٹ خاص ڈیوٹی پر لگائے گئے ہیں۔ کونین مفت تقسیم ہو رہی ہے ٭

طوفان زدگان کلکتہ کے امدادی فنڈ میں ایگزیکٹو کمیٹی کی رپورٹ کے بموجب اسوقت تک (۶-۲-۸۰-۵) روپیہ پائی آنہ کی رقم آئی اور ۳۰۸۷۴ روپیہ ۱۴ آنہ صرف ہوئے ٭

ندوۃ العلماء کے مہمان جب اجلاس سے فارغ ہوئے تو انجمن اسلامیہ بانکی پور نے انکو مدعو کیا۔ متواتر دو روز تک علماء کرام کے وعظ ہوتے رہے۔ انجمن موصوفہ کے سیکرٹری مولوی ولی محمد صاحب بڑی ہر دلعزیز اور مہمان نواز شخص ہیں۔ ۱۰ ماہ حال کی شب کو مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹر کے ہاں دعوت تھی۔ وہاں نائب ناظم صاحب نے ایک اہم سوال یہ پیش کیا۔ کہ ندوہ کے لئے جو روپیہ فراہم ہوتا ہے اسکے منافع سے دارالعلوم کو چلانیکی تجویز کیجائے اس بارہ میں تین باتوں پر بحث ہوئی۔ (۱) ریلوے شیئر خریدے جائیں (۲) زمین خریدی جائے (۳) پرامیسری نوٹ خریدے جائیں اس سوال کا کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔ بعد ازیں یہ سوال پیش ہوا کہ سال آئندہ ندوہ کا جلسہ کہاں ہو؟ جملہ حاضرین نے اسپر اتفاق رائے کیا کہ کلکتہ میں ہو ٭

رتلام (مالوہ) میں ۲۲ کی صبح کو ایک کانسٹیبل نے کوتوال شہر کے سربازار چار پانچ لاٹھیاں ماریں اردلی سب تتر بتر ہو گئے۔ صرف ایک نے مقابلہ کیا۔ اس ارتکاب کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کوتوال نے کانسٹیبل کو بلاقصور معطل کر دیا اور گالیاں دی تھیں ٭

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار پیکن نے چین کی ایک قدیم روایت کا ذکر کیا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ سلطنت چین ایک عورت کے ہاتھوں سے تباہ ہوگی۔ پس کچھ تعجب نہیں کہ یہ اشارہ موجودہ شہنشاہ بیگم کی طرف ہو۔

صوبہ شمالمغربی میں ڈپٹی کلکٹروں کا امتحان مقابلہ فروری میں ہوگا ۱۳ امیدوار ہیں ٭

لکھنؤ میں لوہے پیتل کے ڈھالنے کا کارخانہ جاری ہونیوالا ہے ٭

گورنر سیلون نے لارڈ ولیڈی ہوپ ٹون سے استدعا کی تھی کہ آسٹریلیا جاتے ہوئے رستہ میں چند روز کو لمبو میں بھی قیام فرمائیں۔ مگر ہز لارڈشپ کی علالت کے باعث مثل حیدرآباد کی دعوت کے یہ درخواست بھی نامنظور ہوئی ٭

بابعالی کیطرف سے حکم ہوا ہے کہ جبتک جہازات قانونی اجازت نامہ اور پروانہ راہداری نہ رکھتے ہوں نہ بندر اور حدود قلمرو عثمانی کے سفر سے روکے جائیں۔ چنانچہ اسی بنا پر حال میں ایک یونانی جہاز جرمنی اور بیروت کے سفر سے روکا جا چکا ہے ٭

شاہ ایران کو جو تحف و ہدایا منجانب سلطان المعظم دئے گئے ہیں انمیں دو خوبصورت سرخ و سیاہ عربی گھوڑی بھی ہیں

دیوان نرندر ناتھ صاحب ایم اے۔ ڈپٹی کمشنر گجرانوالہ رئیس اعظم لاہور ۱۹ ماہ حال کو مع الخیر سفر یورپ سے واپس لاہور کے ریلوے سٹیشن پر آپکے استقبال کیلئے ایک بڑا مجمع معززہندو مسلمان رؤساء لاہور اور تعلیم یافتہ پارٹی کا موجود تھا

حیدرآباد کی خبریں۔ ۱۱ رجب کو کرنیل بار کے بمبئی سے تشریف لانیکے بعد معمولی ملاقات کا دربار ہوا اسی شام کو مہاراجہ پٹیکار بہادر مع سٹاف کو مولا تشریف لیگئے۔ تیسرے روز منجملہ محلات مہاراجہ بہادر مبارک محل کی طلبی ہوئی چنانچہ محل مع صاحبزادیوں وغیرہ کو داخل کوہ ہوا۔ نوروز مہاراجہ بہادر کوہ شریف پر قیام فرما رہے ۱۸ رجب کی شب کو ۱۲ بجے اعلیحضرت کی سواری مع ولیعہد بہادر بسواری فیل ملاحظہ چراغان کیلئے نکلی روشنی ملاحظہ فرماتے ہوئے ۱ بجے مہاراجہ بہادر کے باغ میں رونق افروز ہوئی۔ مہاراجہ بہادر نے مع صاحبزادہ و صاحبزادیان وغیرہ کے نذر گزرانی۔ ۴ بجے اعلیحضرت نے مع سٹاف برخاست فرمایا۔ مہاراجہ بہادر نے اپنے سٹاف و ملازمین کو انعام تقسیم فرمایا۔ ۱۹ رجب کی شام کو مہاراجہ بہادر نے مع زنانہ کے برخاست فرمایا اور مراجعت فرمائی بلدہ ہوئی سٹاف میں مولوی سید حسن علی صفا رضوی پنڈت رتن ناتھ صفا لکھنوی اور ڈاکٹر اسحاق بیگ صفا بھی ہیں۔ کوہ مولا سے برخاست ہو کر لنگم پلی میں میلہ ہوتا ہے جہاں ہمسال نہایت کثیر مجمع تھا۔ فضل گنج سے لنگم پلی اور باغ نواب سرخورشید جاہ بہادر تک تماشائیوں کی کثرت سے چلنے کو رستہ بھی نہ ملتا تھا۔ ایک پر ایک گرتا تھا گھوڑے سے گھوڑا چھلتا تھا۔ جمعدار پٹہ مغلئی فیشن کے پرانی وضع کے لوگ بڑی بڑی کلاں راس عربی و عراقی گھوڑوں پر سوار۔ رہواروں کو بھی طرح طرح کے زیورات سے آراستہ کیا اور خود بھی بانکے ترچھے بنے۔ مخمل و کمخواب کی زرین شروانیاں زیب تن کئے اور دکھنی اسلحہ سے مرقع تمام میلہ میں پھرتے نظر آتے تھے۔ کوتوال صاحب کا انتظام قابل تعریف ہو کہ ایسی انبوہ کثیر میں کسی کو ذرا بھی تکلیف نہ ہونے پائی۔ ۲۴ رجب کو کرنل بار صفا ریزیڈنٹ حیدرآباد مع صاحبزادہ کے داخل ایوان مہاراجہ بہادر ہوئے۔ ۵ منٹ چائے نوشی اور گفتگو تخلیہ رہی۔ مہاراجہ بہادر نے اپنے معزز مہمان کی مدارات میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ چائے نوشی کا انتظام نہایت مکلف تھا ہر ایک امر میں یورپین تکلفات کو ملحوظ رکھا گیا تھا۔ آتے وقت مہاراجہ بہادر نے گاڑی تک تشریف لاکر مع صاحبزادہ کا استقبال اور شیک ہینڈ کیا اور بوقت مراجعت گاڑی تک مشایعت کی۔ افواہ ہے کہ مہاراجہ بہادر تاج وزارت سے سرفراز کئے جائینگے۔ اور کرنل بار صاحب کا ملاقات باز دید کیلئے مہاراجہ بہادر کے ہاں تشریف لانا اس افواہ کا مؤید بیا نکیا جاتا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ یہ افواہ کہانتک درست ہے۔ اسی دن مہاراجہ بہادر کے ہاں سے رخصت ہو کر نواب فخرالملک بہادر کے باغ محاذی ہوئی

دولت عثمانیہ کے نامور علمی سالونکے نمونے پر ایک ماہوار رسالہ علیگڈھ سے شایع ہوتا ہے جسکا نام **معارف** ہے۔ اس رسالہ میں علمی فلسفی اخلاقی مذہبی ملکی تمدنی تاریخی اور لٹریچری غرضیکہ ہر قسم کے عمدہ اور پاکیزہ مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ مشاہیر اسلام کی دلچسپ سوانح عمریاں اور مغربی اور مشرقی طرز کی دلکش نقشیں بھی شایع ہوتی رہیں جو لائی سنہ ۱۹۰۰ء سے اس رسالہ کے ساتھ ایک عجیب اور دلفریب ناول بھی نکلنا شروع ہوا ہے جس کا دبہشت شداد ہے اور جو ایک ترکی ناولسٹ (سلیمان شکری) کی جادو نگاری کا نمونہ ہے۔ اس رسالہ کے مضامین اکثر ہندوستان کے ان نامور انشاپردازوں اور مصنفوں کی قلم سے نکلتے ہیں جنکی طرز تحریر کا لوہا تمام ہندوستان مان چکا ہے ہندوستان کے بڑے بڑے روشن خیال بزرگوں نے اس رسالہ کو قومی لٹریچر اور قومی معلومات کا بے نظیر مخزن تسلیم کر لیا ہے اگر آپ نمونہ دیکھنا چاہیں تو ساڑھے پانچ آنہ کے ٹکٹ خط میں رکھکر بھیجئے۔ ورنہ چار روپیہ سالانہ قیمت ارسال کیجئے۔ یا ویلیو پی ایبل کی اجازت دیجئے۔ اس رسالہ کا ملنے کا پتہ یہ ہے "مولوی حمید الدین سلیم۔ دفتر معارف۔ علیگڈھ" جو صاحب اس قومی رسالہ کے خریدار بڑھائیں انکو دس رسالوں کی نقد قیمت بھجوانے پر ایک رسالہ کی قیمت بطور کمیشن کے دیجاتی ہے۔ قیمت سالانہ اس رسالہ کی کسی حال میں اور کسی شخص کے لئے کم نہیں ہو سکتی اور ہمیشہ پیشگی وصول کیجاتی ہے۔ علاوہ ان مضمون نگاروں کے جن کے ہمیشہ اس میں درج ہوتے رہیں۔ اگر دیگر اشخاص کوئی عمدہ اور اعلےٰ مضمون اس رسالہ کیلئے لکھیں تو بشرط انتخاب انکی خدمت میں (ایک اشرفی) بطور انعام کے پیش کیجائیگی ٭